Fikr-o-Nasar (Islamabad) 40-41:4,1 (2003)

ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ کے خطوط بنام ڈاکٹر احمد خان

ڈاکٹر احمد خان ☆

تمہید:

ڈاکٹر محمد حمیداللہ مرحوم (۱۹۰۸ء-۲۰۰۲ء) سے میری واقفیت ''معارف'' (اعظم گڑھ) کے واسطے سے ہوئی جو میرے پاس سن ۱۹۵۶ء سے آ رہا تھا[۱]۔ اس علمی رسالے میں ڈاکٹر صاحب کے مضامین بے حد وقیع اور پُراز معلومات ہوتے تھے۔ کبھی کبھی مستشرقین کی عالمی انجمن کی کانفرنسوں سے متعلق روودادیں بھی چھپتی تھیں۔ ان میں مذکور مقالات کے عنوانات میرے لئے قدرتی طور پر بہت ہی دلچسپی کا باعث ہوتے۔ چنانچہ پہلا خط جو ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں میں نے ارسال کیا وہ انہی کانفرنسوں سے متعلق فروری ۱۹۵۹ء میں لکھا گیا۔ معلوم نہیں ڈاکٹر صاحب کا پتہ کہاں سے ملا، یا پھر معارف ہی میں ان کے کسی چھپنے والے علمی خط کے شروع میں دیکھا تھا۔ ان کی طرف سے حوصلہ افزا جواب پا کر اس میں مذکور پبلشر (ای جے بریل، ہالینڈ) سے مذکورہ کانفرنسوں کی روودادوں کے ضمن میں رابطہ قائم ہوا۔ جس نے مجھے آئندہ زندگی میں بے حد فائدہ دیا۔ ان کی موقتی اور ماہوار فہرستوں میں مستشرقین کے بے شمار کاموں اور خدمات سے آگاہی کے علاوہ یورپ میں اسلام اور مشرقیات پر چھپنے والی کتب سے واقفیت پیدا ہوئی۔

اسی سلسلے میں میری خط و کتابت ڈاکٹر صاحب سے ہوتی رہی، تاآنکہ میرا تعلق ادارہ تحقیقات اسلامی (اسلام آباد) سے ہوا، پھر ادارے کی لائبریری میں میری خدمات کا انہیں علم ہوا تو اس تعلق سے ان کی مراسلت کا سلسلہ مزید تیز ہوا اور وہ ۱۹۸۸ء کے نومبر تک برابر قائم رہا۔ کوئی تیس سالوں پر محیط یہ عرصہ زندگی کا ایک قیمتی حصہ ہے۔

☆۔ مرکز حمایۃ المخطوطات العربیہ، ۳۲۳، شہزاد ٹاؤن، اسلام آباد

DMHL

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

اس عرصہ میں تحریر کئے گئے خطوط سے آپ اندازہ لگائیں گے کہ ڈاکٹر صاحب کس قدر کاموں میں مشغول اور کسی ایک سے نہیں بلکہ بیک وقت علم کے مختلف میدانوں میں کام کرتے ہیں۔ کسی معاملہ میں آخری مقام ان کے ہاں تب آتا جب ان کا دل پوری طرح مطمئن ہو جاتا، ورنہ وہ اس غیر مطمئن نکتہ کے حل کے لئے سرگرداں رہتے۔ ان خطوط میں ڈاکٹر صاحب کی کئی تالیفات، کئی نئی خدمات پر روشنی پڑے گی۔ علم کے کئی گوشے سامنے آئیں گے جن کے بارے میں ڈاکٹر صاحب موصوف کے خیالات اور عمق تحقیق سے آگاہی ہوگی۔ ان سے یہ بھی پتہ چلے گا کہ ڈاکٹر صاحب کس شوق، توجہ اور انہاک سے اپنے چاہنے والوں کی حوصلہ افزائی اور خدمت کیا کرتے تھے۔ کسی قدر معلومات اور کتابوں سے مطلوب لمبے لمبے اقتباسات بلکہ بعض اوقات پورے کے پورے رسالے اپنے ہاتھ سے باریک اور واضح قلم کے ساتھ لکھ کر دیا کرتے تھے۔

ان مکتوبات سے مکتوب الیہ یعنی میری خدمات جو میں نے ڈاکٹر صاحب کے لئے سرانجام دی ہیں، ان کے بارے میں پتہ چلے گا۔ تواضع کے اس پیکر نے میرے لئے جو تکریمی القابات اور محبت و الفت کے خطابات ان خطوط میں فرمائے ہیں، وہ میرا ایک نہایت ہی قیمتی سرمایہ ہے۔

میں ڈاکٹر صاحب کی مطلوب کتابوں کے اقتباسات جو کافی طویل ہوتے تھے، فوٹو بنوا کر بھیجا کرتا تھا، مگر ڈاکٹر صاحب کے خطوط مختصر بغیر کسی تمہیدی کلمات کے ہوتے تھے، جو مداہنت و لپٹی باتوں سے مبرا ہوتے مگر اپنے مقصود کی پوری وضاحت کرتے۔ ہاں ہر خط میں اپنا پتہ ضرور لکھتے تھے، اور پھر عیسوی سن کے ماحول میں ہجری سن استعمال کرتے تھے۔ اس بات کے بتانے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے کہ موصوف خطوط کا جواب نہ صرف جلدی دیتے، بلکہ بیسیوں ایسے خطوط کے جوابات دینے کے لئے ایک دن (غالباً اتوار) مقرر کر رکھا تھا، اس کا پابندی سے التزام کرتے تھے۔

خط لکھنے والے اور جس کی طرف خط لکھا جاتا ہے، کچھ عرصہ کے بعد بین السطور Understanding پیدا ہو جاتی ہے، جس کا قاری کو علم نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ سے کئی مقامات پر قاری کے لئے غموض پیدا ہو جاتے ہیں، ان کی وضاحت کے لئے تشریحی نوٹس بے حد ضروری ہوتے ہیں۔ چنانچہ ہم نے بھی اس امر کا التزام کیا ہے۔

آخر میں ان خطوط کی طباعت سے متعلق ایک وضاحت ضروری ہے جو ڈاکٹر موصوف ہی کا مقصود ہے۔ میں نے بہت پہلے اکتوبر ۱۹۷۳ء پھر جون ۱۹۷۴ء میں ڈاکٹر صاحب (مکتوب نمبر ۱۶) سے خواہش ظاہر کی تھی کہ ’’آپ کے خط جمع کرنا چاہتا ہوں، جن حضرات کی طرف آپ خط لکھتے

رہے ہیں ان کے پتہ جات سے مجھے مطلع فرمائیں، میں خود ان سے آپ کے خطوط کی نقل حاصل کر لوں گا''، مگر آپ نے میری کوئی حوصلہ افزائی کی اور نہ حوصلہ فرسائی۔ میں اس سلسلے میں بھارت کے سفر (۱۹۸۲ء) کے دوران بھی لوگوں سے عرض کرتا رہا، غالبًا ''صدق جدید'' میں اشتہار بھی دیا، مگر کوئی خاص کامیابی نہ ہوئی۔ تاہم ڈاکٹر صاحب کو بار بار یاددھانی کی کوشش کرتا رہا اور انہیں اپنے مقصود کے لئے کہتا رہا تاآنکہ آپ نے مجھے یہ لکھ کر چپ کرا دیا کہ:

''آدمی خط یا جواب خط قلم برداشتہ لکھتا ہے۔ اس پر اتنی احتیاط نہیں برتتا جتنی مثلاً کسی مقالے یا کتاب میں[۲]۔ اس لئے میرے خطوط کی اشاعت مجھے پسند نہیں، بجز اس کے کہ خط کسی رسالے یا اخبار کو اشاعت ہی کے لئے لکھوں۔ بہرحال انتظار کیجئے تاکہ میری زندگی کا آخری خط لکھ کر چلا جائے''[۳]۔

چنانچہ ہم نے موصوف کی خواہش و تمنا کا خیال رکھا ہے، اور اپنے ہاں موجود ان کے خطوط کو شائع کرنے کی بایں وجہ جسارت کر رہے ہیں کہ، ان سے ڈاکٹر صاحب کی زندگی پر لکھنے والوں کے لئے مواد ہے، ان میں ڈاکٹر صاحب کے کاموں پر روشنی پڑتی ہے۔ مزید براں ان میں علمی معلومات ہیں جن سے ہم دوسروں کو محروم نہیں رکھنا چاہتے اور پھر مرحوم کی زندگی کا آخری ورق بھی تہ ہو چکا۔

۱۔ میں نے میٹرک کے بعد ٹیچر ٹریننگ کے سلسلے میں ۱۹۵۴ء میں گورنمنٹ نارمل سکول گجرات میں داخلہ لیا، تو وہاں ایک نہایت عمدہ خط میں یہ رسالہ ''معارف'' میری توجہ کا مرکز بنا رہا جسے میں باقاعدگی سے ہر ماہ پڑھا کرتا تھا۔ پھر اس ٹریننگ کے بعد جب باقاعدہ ملازمت شروع ہوئی تو ''معارف'' اپنے گھر پر منگوانا شروع کر دیا تھا۔

۲۔ اس خواہش میں بھی ڈاکٹر صاحب نے تحقیق کی عمدگی اور محقق کی بلند کرداری کا مظاہرہ کیا ہے، جو قابل دید ہے۔

۳۔ دیکھئے مکتوب نمبر ۳۶۔

خطوط

[1]

۴ مارچ ۱۹۸۳ء

عزیز محترم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ کا ۲۷/ فروری کا نوازش نامہ کل پہنچا۔ ممنون و مسرور کیا۔ آپ کو میں اکثر زحمت دیتا رہتا ہوں۔ کبھی کبھار آپ کی خدمت کا موقع ملے تو جتنی مسرت ہوتی ہے وہ بیان سے باہر ہے۔ یوں بھی یہ علم کی، یعنی اپنے آپ کی خدمت ہوتی ہے(۱)۔

وسط ایشیا کے فقہاء کے ایک مختص دور کے فقہاء کے حالات پر یوسف ضیاء قاواقچی Prof Dr. Yusuf Ziy Kavakci, Dean of Islami Ilimler Fakultesi Erzurum / Turquie نے دس پندرہ سال قبل مقالہ لکھا تھا جو، جہاں تک یاد ہے، چھپ بھی گیا اور غالبًا بازار میں موجود ہوگا، فوٹو کاپی کی حاجت نہیں۔ اگر نہ چھپا ہوتا تو بھی فوٹو کاپی مانگنی مناسب نہ ہوتی کہ مولف کو شبہات پیدا ہو سکتے ہیں(۲)۔

انساب الأشراف للبلاذری کا ایک حصہ Ahlwardt نے ۱۸۸۳ء میں Greifswald میں شائع کیا تھا (یہ گیارہویں جلد ہو سکے گی)۔

عبدالعزیز الدّوری نے ایک جرمن علمی ادارے کے لئے دو جلدیں تیار کیں جو Bibliotheca Islamica کے سلسلے میں ۱۹۷۸ء اور ۱۹۷۹ء میں ناشر Franz Steiner نے Wiesbaden میں شائع کیں۔

معلوم ہوا کہ الموسسہ الاعلمی للمطبوعات بیروت نے محمد باقر المحمودی کی ایڈٹ کردہ دو جلدیں ۱۹۷۴ء اور ۱۹۷۷ء میں شائع کیں۔ میں نے دیکھی نہیں اور جلدی اور مصروفیت کے باعث آج کتب خانہ عام میں ان کو نکلوا کر بھی دیکھ نہ سکا کہ یہ کیا چیز ہیں۔

آپ کو معلوم ہوگا چالیس ایک سال قبل اسرائیل میں بھی اس کی دو ایک جلدیں چھپی تھیں جن کو بغداد میں چوری سے (فوٹو سے) مکرر بھی چھاپا گیا تھا، غالبًا دار المثنیٰ میں۔

کیا یہ معلومات کافی ہیں یا مزید تفصیل چاہئے(۳)؟

نیاز مند

محمد حمید اللہ

۱۔ میں نے وسط ایشیا کے فقہاء کی کتب کے ضمن میں انڈیکس کا ایک ارادہ ظاہر کیا تھا، ڈاکٹر صاحب نے اس کو سراہا اور اس ضمن میں ایک اہم مرجع کی نشان دہی کی ہے۔

۲۔ میری درخواست پر ڈاکٹر قادافچی نے اس کا ایک نسخہ مرحمت فرمایا تھا۔

۳۔ انساب الأشراف للباذری کی جملہ منشور حصوں کے بارے میں دریافت کیا تھا۔

[2]

۲۳ رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ

مکرمی، سلام مسنون

۱۔ پتہ: Societee' Asiatique, 1, ru de Seine, Paris کافی ہے(۱)۔ میں خود اس کا رکن نہیں ہوں۔

۲۔ فرنگی زبانوں میں عربی وغیرہ الفاظ کو لکھنے کے لئے ان گنت اصول رائج ہیں حتیٰ کہ ایک ہی شہر پاریس کے تین مستشرقی رسالوں میں تین مختلف اصول زیرِعمل ہیں۔ ایک نہج انسائیکلو پیڈیا آف اسلام میں ملے گا۔ ایک بروکلمان کی GAL میں[ہے]۔ مجریطہ (اسپین) کے Al-Andalus نامی رسالے کے اصول بھی دلچسپ ہے۔ ویسے ZDMG, JA, JRAS۔ غرض ہر ملک کے مستشرقانہ رسالوں کو دیکھئے تو آپ کو وہاں کے اصول معلوم ہو جائیں گے(۲)۔

۳۔ ہر ملک میں محکمہ آثار قدیمہ اپنے آثار قدیمہ پر معلومات شائع کرتا ہے۔ ناظم محکمہ آثار قدیمہ سے مراسلت کیجئے یا ہر ملک کے سفارت خانہ، کراچی سے لکھ کر پتے معلوم کیجئے۔

۴۔ یوروپ میں ایسا کوئی ادارہ نہیں ہے جو عربی مخطوطات شائع کرتا ہو۔ اہلِ علم انفرادی اور نجی طور پر کام کرتے ہیں۔ عربی ممالک میں ہر ناشر یہ کام کرتا ہے۔ ایسے ہزاروں پتے برسرموقع ہی معلوم ہو سکتے ہیں۔

۵۔ فرانسیسی قواعد صرف ونحو آپ کو کس زبان میں مطلوب ہیں؟ اُردو شریف میں تو مَیں کسی کتاب سے واقف نہیں۔ انگریزی اور فرانسیسی میں ان گنت کتابیں ہیں اور سب ہی اچھی ہیں۔ کسی کتب

فروش کو لکھئے کہ وہ آپ کو فہرست مہیا کرے اور آپ اس سے انتخاب فرما لیں۔

مخلص

محمد حمید اللہ

۱۔ اٹھارویں اور انیسویں صدی میں برصغیر سمیت کئی یورپی ممالک میں اشیاٹیک سوسائٹیز قائم ہوئیں، جن میں مشرقی علوم سے متعلق بہت سی کارگزاریاں سامنے آئیں، ان میں سے فرانس میں موجود ایسی سوسائٹی کے بارے میں معلومات درکار تھیں۔

۲۔ ڈاکٹر صاحب سے Transliteration کے مناسب قواعد و ضوابط مطلوب تھے۔ بروکلمان کی جرمن کتاب Geschichte der Arabischen Literatur عربی لٹریچر میں مخطوطات کے عنوانات اور کہاں کہاں محفوظ ہیں، ان پر ایک عمدہ کتاب ہے، جس کی تکمیل فواد سزگین ایک عرصہ سے کر رہے ہیں۔

[3]

۲۸ ربیع الآخر ۱۳۸۴ھ

مکرمی دام لطفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ،

ایک سفر سے واپس آیا تو آپ کا عنایت نامہ منتظر ملا، شکریہ۔

وراقت ایک وسیع مضمون ہے(۱)۔ میں نے کبھی اس کا خصوصی مطالعہ نہیں کیا، اس لئے معلومات کم ہیں۔ کاغذ پر مجلّہ تحقیقات علمیہ جامعہ عثمانیہ کے ایک پرانے نمبر میں پروفیسر جمیل الرحمٰن مرحوم کا ایک اچھا مضمون تھا۔ مختلف عصور اور مختلف ممالک کے عربی خطوں کے نمونے مخطوطات کی اساس پر انگلستان اور فرانس میں کئی لوگوں نے چھاپے ہیں (جو بہت گراں ہیں) سنا ہے کہ ایک البم صلاح الدین المنجد نے بھی چھاپا ہے۔ ہامبورگ کے ششماہی عربی رسالہ ''فکر وفن'' نے (جو آپ کو کراچی کی جرمن سفارت سے مل سکے گا) اپنے شمارہ سوم کو عربی خط سے مخصوص رکھا تھا۔ اس میں میرا مقالہ ''**صناعة الخط فی عصر الرسول والصحابة**'' بھی ہے۔ Metz کی جرمن کتاب Renaissance des Islam کا عربی ترجمہ محمد ابوریدہ نے مصر میں چھاپا ہے۔ اس میں کافی معلومات ہیں۔ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں ''عرب'' کے تحت عربی خط پر بھی بحث ہے(۲)۔

''معارف'' میں قاضی الرشید کے مضمون میں ان مضامین کا ذکر ہے جو اس موضوع پر چھپے ہیں۔ کراچی کے ہسٹاریکل سوسائٹی اکتوبر ۱۹۶۳ء کو بھی دیکھئے۔

میں پاریس یونیورسٹی سے کوئی تعلق نہیں رکھتا ہوں۔ صرف پاریس میں سکونت پذیری پر مجبور ہوں۔

مخلص

محمد حمید اللہ

ا۔ وڑاقیت، مخطوطات سے متعلق علم ہے جس میں کاغذ کی بناوٹ، خطی نسخے کی نقل و مقابلہ، اس کی جلدبندی تک کے مراحل سے متعلق معلومات جمع کی جاتی ہیں۔ اس سلسلے میں اب تو بہت سے مضامین اور کتابیں سامنے آ چکی ہیں، مگر تب بہت کم تھیں۔ جن کی مجھے مخطوطات سے دلچسپی کے اس ابتدائی دور میں شدید ضرورت تھی۔

۲۔ عربی خط کیسے بنا اور اس کی مختلف اقسام، نمونے ، ان سے متعلق جملہ معلومات سے متعلق کئی مجموعے اب چھپ چکے ہیں۔

۳۔ آدم متز کی اس کتاب میں جس کا عربی ترجمہ بعنوان: النہضۃ الاسلامیۃ، ابوریدۃ نے کیا تھا، اس ضمن میں کافی معلومات کی حامل ہے۔

[4]

۱۳ شعبان ۱۳۸۷ھ

محترمی

سلام مسنون و رحمۃ اللہ و برکاتہ، آپ کے شعبہ اختصاص سے میری واقفیت کم ہے۔ صغانی کی لغت ''العباب'' غالبًا ابھی تک چھپی نہیں ہے[۱]۔ استانبول میں اس کا نسخہ دیکھا تھا۔ آپ بروکلمان اور اس کا تکملہ از فواد سزگین (شائع کردہ بریل، لیڈن) دیکھیں تو قرآنیات و لسانیات کے سارے معلوم مخطوطوں کا علم ہو جائے گا اور آپ انتخاب کر سکیں گے۔

کتاب النبات[۲] کے پروف درست کر کے کئی سال ہوگئے۔ آپ کویت کی وزارت نشر و ارشاد کو توجہ دلائیں تو ان کا مطبع ممکن ہے ٹس سے مس ہو۔ بات میرے بس کی نہیں۔

طرر الکامل کے اقتباسات دینوری سے مجھے بڑی دلچسپی ہے۔ معلوم نہیں اس کا مخطوطہ کہاں ہے۔ (ساری کتاب سے نہیں صرف نباتی اجزاء سے مجھے دلچسپی ہے)۔

میری گلی کا پتہ آپ نے غلط لکھا ہے، آئندہ احتیاط فرمائیں۔

مخلص

محمد حمید اللہ

ا۔ پاک و ہند کے معروف عالم حسن بن محمد بن حسن صغانی (م۶۵۰ھ) کی عربی لغت میں بہترین کتاب ''العباب الزاخر

واللباب الفاخر"، تب غیر مطبوعہ تھی۔ اس کی اہمیت و قدر و قیمت جانتے ہوئے استاد محترم مرحوم عبدالعزیز المیمنی نے اس کا ایک مکمل نسخہ آیا صوفیا سے لے کر ادارہ تحقیقات اسلامی کے کتب خانے میں تحقیقی غرض سے محفوظ کیا تھا۔ بعد میں ڈاکٹر پیر محمد حسن مرحوم کو سعادت ملی اور انہوں نے اسے بہت ہی عرق ریزی سے ایڈٹ کیا، جس کا کچھ حصہ چھپ چکا ہے اور باقی حصہ ادارہ مذکورہ بالا میں زیر طباعت ہے۔

۲۔ ابوحنیفہ الدینوری (م ۲۸۲ھ) کی اپنے فن میں بہترین کتاب النبات کے جو حصے دست برد زمانہ سے بچ گئے، چھپے تھے، اور اس کا ایک معتدبہ حصہ کہیں نہیں ملا تھا۔ ڈاکٹر محمد حمیداللہ صاحب نے اس کتاب کے غیر موجود حصوں کو لغت اور عربی ادب کی سینکڑوں کتابوں سے نکال کر مؤلف کی ترتیب کے مطابق مرتب کیا اور یوں اس کتاب کو زندہ کر دیا، جو اب زیور طباعت سے آراستہ ہو چکی ہے۔

[5]

۱۵ جمادی الاولی ۱۳۸۸ھ

مکرمی دام لطفکم

سلام مسنون ورحمۃ اللہ و برکاتہ، عنایت نامہ ملا، شکریہ عرض ہے۔ میرے علم میں چمڑے پر کوئی کتاب یا مضمون نہیں لکھا گیا۔ محولہ جرمن مضمون[۱] میں نے کبھی نہیں پڑھا۔ اطلاع کا شکریہ۔ میرے ذہن میں چند پڑھے ہوئے حوالے تھے۔ ان کا اقتباس منسلک ہے[۲]۔ ممکن ہے آپ کو پہلے سے معلوم ہوں۔ قصی بن کلاب یعنی پانچویں صدی عیسوی سے اس کا ذکر ملتا ہے اور عہد نبوی تک سلسلہ جاری رہتا ہے[۳]۔

ایک جرمن کتاب ہے Handels geschichte یعنی مشرق کی تجارت کی تاریخ، ممکن ہے اس میں بھی کچھ حوالے ہوں۔ نہ یہ نہ اس کا فرانسیسی ترجمہ میرے پاس گھر میں ہے۔ مولف کا نام غالبًا Heyd ہے۔

خواہش ضرور تھی مگر توقع نہ تھی کہ میرے مقالہ سیر کی مطبوعہ یا سائیکلو سٹائل نقل مجھے بھیجی جائے گی۔ حسب توقع ہی صورت حال ہے۔ الحمدللہ علی کل حال۔ کاش چھاپنے سے پہلے ترجمہ مجھے بتا دیا جاتا، خیر[۴]۔

مسالک الأبصار لابن فضل العمری کی کوئی ۲۴ جلدیں ہیں۔ ان میں سے ایک ہندوستان کی تاریخ پر بھی ہے۔ (کافی طویل، ممکن ہے سو صفحوں پر) میرے علم میں تو یہ حصہ ابھی چھپا نہیں ہے۔ استانبول میں دو مخطوطے ہیں۔ اسے آپ ایڈٹ کر سکتے ہیں۔ العباب للصغانی غالبًا ایڈٹ کرنے کے لئے بہت بڑا کام ہوگا[۵]۔ میں عام طور پر مارچ سے مئی تک تین مہینے ترکی میں رہتا ہوں۔

عبدالقدوس صاحب کو بھی میرا سلام فرمائیں۔

مخلص

محمد حمید اللہ

۱۔ میں نے ایک مضمون: Fell und hederkleidung in Arabien مطبوعہ ۱۹۴۲ء کے بارے میں دریافت کیا تھا۔

۲۔ خاصے طویل اقتباسات ڈاکٹر صاحب نے اپنے باریک قلم کے ساتھ احادیث کی مختلف کتب سے نقل کر کے مجھے بھیجے تھے، جو میرے مضمون: ''عرب جاہلیہ میں صنعت وباغت'' (مطبوعہ فکر و نظر جلد۷) میں بہت مددگار ثابت ہوئے۔

۳۔ بظاہر یہ جملہ اُنمل بے جوڑ ہے، مگر اس کا اشارہ ڈاکٹر صاحب کے مہیا کردہ اقتباسات میں موجود ہے، جن میں قصی بن کلاب کے بارے میں بتایا گیا ہے جنھوں نے مکہ میں سب سے پہلے چمڑے کی تجارت کا کام شروع کیا تھا۔

۴۔ ڈاکٹر صاحب کا مضمون سِیَر، جو انہوں نے ۱۹۶۸ء میں ہونے والی نزول قرآن کانفرنس کے لئے ادارے کو مرحمت فرمایا تھا، اس کا عربی ترجمہ ہم نے عاصم الحداد مرحوم سے کروا کر الدراسات الاسلامیہ (ستمبر ۱۹۶۸ء) میں چھاپا تھا۔ اس اردو مضمون کا ذکر ہے۔

۵۔ مسالک الأبصار تالیف ابن فضل العمری (م ۷۴۹ھ) کی جغرافیۂ عالم میں انسائیکلو پیڈیا انداز کی کتاب کے کچھ حصے یا العباب الزاخر تالیف الصغانی کے کسی ٹکڑے کو ایڈٹ کرنے کا مشورہ کیا تھا۔ مسالک الابصار کا کافی حصہ اب چھپ چکا ہے، اسی طرح العباب کا ذکر اُوپر کیا گیا ہے۔

[6]

۲۴ جمادی الاوّل ۱۳۸۸ھ

محترمی زاد مجدکم

سلام مسنون و رحمۃ اللہ و برکاتہ، عنایت نامہ ملا، شکر گزار ہوں۔ جیسا کہ میں نے گزشتہ خط میں صراحت کی ہے، مسالک الابصار کا ایک نسخہ کتب خانہ آیا صوفیا میں ہے اور دوسرا توپ قاپی سرائے (سلطان احمد ثالث) میں۔ لیکن کسی کتب خانے میں کسی جلد میں تاریخ ہند ہے۔ افسوس ہے کہ اس کی یادداشت میرے پاس نہیں ہے، اگر آئندہ مارچ میں مکرر ترکی جانا ہوا تو ان شاء اللہ عرض کر سکوں گا اور صفحوں کی بھی نشاندہی کر سکوں گا کیونکہ پوری جلد تاریخ ہند سے متعلق نہیں ہے، نیز کتب خانے میں مخطوطے کا نمر۔

رسالہ ''فکر و نظر'' کا پیشگی شکریہ عرض کرتا ہوں۔ اس مضمون[۱] کے جس ترجمے کا آپ نے ذکر فرمایا تھا، اس کے خرید سکنے کا پتہ معلوم ہو تو وہ بھی فراہم کر سکوں گا اور آپ کا دہرا شکرگزار بنوں گا۔

مخلص

محمد حمید اللہ

۱۔ ڈاکٹر صاحب کا مقصود ان کا مضمون ''سیر: قانون بین الممالک'' مطبوعہ فکر و نظر (جلد۵) ص ۸۰۹-۸۲۰ ہے۔

[7]

۲ جمادی الآخرہ ۱۳۸۸ھ

محترمی زاد مجدکم

سلام مسنون ورحمۃ اللہ و برکاتہ، کل شام عنایت نامہ ملا، شکرگزار ہوں۔ جی ہاں، میری مراد مدد علی صاحب ہی سے تھی، نام ذہن سے اتر گیا تھا ورنہ گزشتہ مرتبہ ہی لکھتا(۱)۔

میں مضمون ''سیر'' کے متعلق کوئی خاص خواہش نہیں رکھتا۔ آپ کا دفتر اپنا فریضہ خود انجام دے گا۔

ہماری زبان میں مسٹر اور موسیو کی جگہ کسی اہل عالم [علم] کو مخاطب کریں تو مولوی لکھا کرتے تھے۔ تازہ عمل درآمد کا مجھے علم نہیں۔ اگر قصور کا ارتکاب ہوا ہے تو معافی چاہتا ہوں کہ نادانستہ و ناخواستہ ہوا ہے(۲)۔

مسالک الأبصار کے متعلق ایک ''بُری'' خبر دینی ہے۔ دو تین دن ہوئے کتب خانہ السنہ شرقیہ میں کارڈ انڈکس دیکھ رہا تھا، اس میں پروفیسر اوٹو Spies کی تالیف ملی، مسالک الأبصار کے حصہ ہند کا ایڈیشن اور جرمن ترجمہ، اطلاعاً عرض ہے۔

فواد سزگین کی کتاب کی صرف جلد اوّل چھپی ہے اس میں ادبیات کا ذکر نہیں ہے۔ اس جلد میں صغانی کی صرف ایک کتاب کا ذکر ہے۔ فہرسۃ شیوخ البخاری، استانبول قرہ چلبی زادہ، ۴۱ ورق بخط مولف۔ آپ چاہیں تو انہیں راست خط، یونیورسٹی Frankfurt a/m, west Germany لکھ کر دریافت کریں۔ جواب سے پہلے ہی مایوس رہئے تو تکلیف نہ ہوگی۔ یہ ہمارے زمانے کا عام طرزِ عمل ہے۔ جواب مل جائے تو فھوالمراد۔

افسوس ہے کہ آپ کی کچھ زیادہ خدمت نہ کر سکا۔ اس دفعہ تو سارے ہی جواب منفی ہیں، والأمر بیداللہ۔

مخلص

محمد حمید اللہ

۱۔ میں نے صغانی پر حالیہ تحقیق کے بارے میں پوچھا تھا، جس پر ڈاکٹر صاحب نے ڈاکٹر مدد علی قادری، شعبہ عربی و اسلامیات جامشورو یونیورسٹی سندھ کی طرف اشارہ کیا تھا جنہوں نے صغانی کی کتاب ''التکملۃ'' کا ایک حصہ ایڈٹ کر کے

ڈاکٹریٹ کی ڈگری کسی یورپی ملک سے حاصل کی تھی۔

۲۔ ڈاکٹر صاحب نے میرے پتہ میں ''مولوی احمد خاں'' لکھا تو میں نے از راہ تفنن ''مولوی'' کے بارے پوچھا تھا۔

۳۔ پروفیسر مذکور نے ابن فضل العمری کی مسالک الابصار کے ھند سے متعلق حصہ کو ایڈٹ کر کے ۱۹۴۳ء میں جرمنی سے چھاپا تھا۔

[8]

۴ ذی قعدہ ۱۳۸۸ھ

محترمی

سلام مسنون ورحمۃ اللہ و برکاتہ، آپ کا عنایت نامہ ملا تھا، یادنہیں کہ جواب دیا یا نہیں۔ اگر نہیں دیا تو سہو کو معاف فرمائیں کہ گزشتہ چند ہفتے انتہائی مصروفیت کے گزرے۔

سیر کا اُردو مضمون عرصہ ہوا مل گیا، دلی شکریہ۔

آپ شاید **صور الأقالیم لأبی زید البلخی** کو ایڈٹ فرما سکتے ہیں۔ مصر میں اس کے دو نسخے دیکھے تھے جو غالبًا استانبول کے نسخوں کے فوٹو تھے[1]۔

مجھے اصولاً مارچ تا مئی استانبول میں گزارنا ہے۔ زندگی ہے اور ویزا میں دشواری نہ ہوگی (جیسا کہ ہر سال ہوا کرتی ہے)۔ تو ان شاء اللہ اسی سال بھی ایسا ہی ہوگا۔ وہاں کا پتہ Edebiyat Fakultesi, Istanbul کافی ہے۔

مخلص

محمد حمید اللہ

۱۔ جغرافیہ میں ایک اچھی کتاب صور الأقالیم از أبو زید البلخی (م۳۲۲ھ) کو ایڈٹ کرنے کا مشورہ دیا گیا۔ ان دنوں میں عربی ادب یا جغرافیہ سے متعلق عربی زبان میں کسی کتاب کو ایڈٹ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ مذکورہ کتاب چھپ چکی ہے۔

[9]

۹ صفر ۱۳۸۹ھ

Elebiyat Fakultesi,
Istanbul

محترمی زاد مجدکم

سلام مسنون۔ مجھے آپ کا عنایت نامہ مارچ کے شروع میں ترکی میں ملا۔ ممنون ہوا۔ آپ کے ہاں کی ہڑتالوں، ہنگاموں وغیرہ کے باعث جواب ملتوی رکھا[1]۔ معذرت چاہتا ہوں۔ میں یہاں

ان شاء اللہ ایک ماہ اور رہوں گا۔

بلخی کی کتاب سے آپ کو ہچکچاہٹ ہے تو پھر میری رائے میں الروض المعطار لمحمد بن محمد بن عبداللہ بن عبدالمنعم الحمیری اچھی چیز ہوگی[۲]۔ اس کا ایک مخطوطہ نمبر ۴۴ بیرام پاشا، شاخ نور عثمانیہ، استانبول میں ہے اور دوسرا شیخ الاسلام عارف حکمت بے مدینہ منورہ میں۔ اس میں بہ کثرت یوروپی ممالک کے حالات بھی ہیں، غور فرمایئے۔

خدا کرے وہاں امن و امان ہو اور اہل ملک کو خدا صراط مستقیم پر گامزن رکھے۔

مخلص

محمد حمید اللہ

۱۔ بھٹو دور میں یہ تحریک مصطفیٰ کا ہنگامہ ہے جس کی طرف آپ کا اشارہ ہے۔

۲۔ میری ہچکچاہٹ کے بعد ڈاکٹر موصوف نے ایک اور عمدہ کتاب: ''الروض المعطار تالیف محمد بن محمد بن عبداللہ بن عبدالمنعم الحمیری (م۹۰۰ھ) کی خطی کتاب تجویز کر دی۔ ڈاکٹر صاحب کو اس کام سے اس قدر گہری دلچسپی تھی کہ وہ اس کی جلد از جلد تحقیق کروانا چاہتے تھے۔ یہ کتاب بھی ڈاکٹر احسان عباس کی تحقیق کے ساتھ بیروت سے چھپ چکی ہے۔

[10]

مکرمی

سلام مسنون۔ بطلیوسی کی کتاب کی نقل منسلک ہے[۱]۔ اگر وصولی کی اطلاع دیں تو باعث اطمینان ہوگا۔ افسوس ہے کہ فوٹو کا انتظام نہ ہوگا۔ کتب خانے کا اسٹوڈیو بری طرح مصروف ہے۔

مخلص

محمد حمید اللہ

۱۔ ابن السید البطلیوسی (م۵۲۱ھ) نے ''الاسم والمسمیٰ'' میں بہت عمدہ رسالہ لکھا ہے، جس کا ایک نسخہ میرے پاس موجود تھا، میری درخواست پر اس کے نسخہ موجودہ مکتبہ سلیمانیہ، استنبول کی باریک قلم کے ساتھ ڈاکٹر صاحب نے اپنے ہاتھ سے ایک نقل تیار کر کے مجھے بھیجی تھی۔ یہ رسالہ میں نے ایڈٹ کر کے مجلّہ مجمع اللغۃ العربیۃ بدمشق (جلد ۴۷ ص ۳۲۵) میں شائع کیا تھا۔ جس میں میں نے اپنا نام احمد فاروق لکھا ہے۔

[11]

۲ جون [ربیع الاول] ۱۳۸۹ھ　　　　　　　　　　　　شہر: الجزائر

مکرمی دام لطفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ، آپ کا عنایت نامہ استانبول میں اس وقت ملا جب میں وہاں سے نکل رہا تھا۔ آج کل الجزائر میں ہوں۔ ان شاء اللہ دو ہفتے بعد پاریس پہنچ جاؤں گا۔

آپ نے لیوی پرو واں سال کی کتاب(۱) کے ماخذ دریافت کئے ہیں۔ وہ لکھتا ہے کہ اس کے پاس الروض المعطار کے چار نسخے تھے۔

۱۔ **نسخة مخطوطة من كتاب الروض المعطار، كاملة فى مجلدين، انتسخت بمدينة مراكش** سنة ۱۰۴۹ھ **و وجدت بمدينة تنبكت بالسودان [مالى Mali] وهى الآن ملك الأستاذ مارتينو Martineau بباريز.**

۲۔ **نسخة اخرى مبتورة الأول والآخر فى أوراق مختلطة وهى محفوظة فى مكتبة السيد محمد بن على الدُّكّالى بمدينة سلا بالمغرب الأقصى.**

۳۔ **نسخة مخطوطة بغير تاريخ فيها أول نصفى الكتاب وهى فى خزانة السيد محمد عبدالحى الكتانى** [اب یہ کتب خانہ ملی، رباط میں ہے]

۴۔ **مخطوطة أخرى من النصف الأول بغير تأريخ النسخ، محفوظة فى مكتبة الشريف النقيب المورخ المولى عبدالرحمن بن زيدان العلوى بحضرة مكناس، بالمغرب الأقصىٰ.**

اس سے زیادہ تفصیل نہیں ملی۔

لیوی دیلّا ویدا کا ارمغان اس وقت سامنے تو نہیں ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ وہ استانبول کے نسخے پر مبنی ہے۔ کسی کتاب کے ایڈٹ کرنے میں کوئی نسخہ، کامل ہو یا ناقص، کبھی بیکار نہیں ہوتا(۲)۔ مدینہ منورہ کا واحد حل مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی صاحبِ علم پاکستانی حاجی سے آپ کے مبیضے کا اس سے مقابلہ کرنے کو کہا جائے۔ ساری کتاب نہ سہی آپ کے ہاں کے تشنہ اور تصحیح طلب اجزاء کی حد تک ہی سہی۔ آپ خود تشریف لے جائیں تو ازیں چہ بہتر۔

مجھے نہیں معلوم پروفیسر مارتینو ابھی زندہ ہیں یا نہیں، اور یہ کہ وہ اپنے نسخے کا آپ کو میکروفلم

دیں گے یا نہیں۔ پارس واپسی پر ان شاء اللہ پتہ چلاؤں گا۔ خدا کرے آپ خیر و عافیت سے ہوں۔

مخلص

محمد حمید اللہ

۱۔ مذکورہ بالا کتاب الروض المعطار کے ضمن میں لیوی پرونسال (Levy Provancal) کے اندلس سے متعلق ایڈٹ کردہ حصہ کے ماخذ پوچھے تھے، تاکہ اس کتاب کی تحقیق میں ان صاحب کے دریافت کردہ نسخوں سے بھی استفادہ کیا جائے۔

۲۔ یہ امر کسی کتاب کی تحقیق میں ایک بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔

[12]

۵ ربیع الآخر ۱۳۸۹ھ

مکرمی زاد مجدکم

سلام مسنون۔ ایک خط ترکی سے ہوکر، دوسرا راست دونوں ایک ساتھ آئے ہیں، شکریہ۔

یونیورسٹی کے ایک سیکرٹری سے پوچھا۔ انہوں نے مارتینو کی موت و حیات کے بارے میں لاعلمی ظاہر کی۔ اگر زندہ ہوں بھی تو بہت معمر ہوں گے۔ اس طرف سے زیادہ توقع نہ رکھئے۔ آئندہ کبھی کوئی نئی بات معلوم ہوئی تو آگاہ کروں گا۔

میری ناچیز رائے میں فی الحال حاصل شدہ دونوں نسخوں کی مدد سے مبیضہ تیار کیجئے۔ مشتبہ مقامات کا مراکش کے نسخوں سے مقابلہ کرانے کی ان شاء اللہ کوشش کروں گا۔ وہاں کے احباب سست ہیں لیکن دیر سویر جواب دے دیتے ہیں۔

خیال پڑتا ہے کہ پروفیسر شارل پلا Pellat نے ابن اُحمر پر ایک مقالہ لکھا ہے۔ ان سے تعطیلات کے بعد نئے سال تعلیمی ہی میں تماس(۱) ہو سکتا ہے آپ اپنا مجموعہ ضرور شائع فرمائیں۔ درکار خیر ہیچ حاجت استخارہ نیست(۲)۔

مخلص

محمد حمید اللہ

۱۔ تماس: Contact رابطہ کے معنی میں ہے۔

۲۔ میں نے عمرو بن احمر الباہلی (م ۶۵ھ) کا دیوان ادبی مآخذ سے تیار کیا تھا، جس کا ایک اچھا خاصا مجموعہ اشعار بن گیا تھا، اس کے مقدمہ پر مشتمل میں نے ایک مضمون فکر و نظر (جلد ۸ ص ۸۱۵-۸۲۶) میں شائع کرایا تھا۔ میرے اس مجموعہ کی

طباعت کے سلسلے میں خط و کتابت چل رہی تھی کہ ڈاکٹر حسین عطوان نے اپنا مجموعہ اشعار مجمع اللغة العربية دمشق سے ۱۹۸۰ء کی دہائی میں شائع کرا دیا۔ میرے مجموعے میں اب بھی کچھ اشعار، اب تک چھپنے والے استدرکات سے زیادہ ہیں۔

[13]

۱۳ ربیع الآخر ۱۳۸۹ھ

محترمی

سلام مسنون۔ پروفیسر Charles Pellat اتنے مشہور شخص ہیں کہ ان کو پاریس یونیورسٹی زیادہ سے زیادہ بہ اضافہ فیکلٹی اولیٹرس لکھیں تو خط مل جانا چاہئے۔ تعطیلات کے باعث میں ان سے مل نہیں سکتا۔ وہ یوں بھی شہر کے باہر رہتے ہیں۔ ان کا تعطیلات کا پتہ بھی میرے پاس نہیں ہے[1]۔

یہ چلتے ہوئے عرض کر دوں کہ اگر آپ کو جواب نہ ملے تو حیرت نہ کیجئے۔ یہاں یہی ''رواج'' ہے۔

مخلص

محمد حمید اللہ

۱۔ اپنے استاد مکرم علامہ عبدالعزیز المیمنی (م۱۹۷۸ء) کو مستشرقین اور برصغیر میں ان کے تلامذہ کی مدد سے ارمغان پیش کرنے کا پروگرام بنایا تھا۔ اس میں محترم ڈاکٹر صاحب کے وسیع تعلقات کی بناء پر کچھ مستشرقین کے پتہ جات دریافت کئے تھے۔ انہیں خط لکھا گیا مگر جواب موصول نہ ہونے پر ڈاکٹر صاحب کو دوبارہ زحمت دی گئی تھی۔

[14]

۹ جمادی الاولی ۱۳۸۹ھ

محترمی زاد مجدکم

سلام مسنون۔ عنایت نامہ ملا۔ ان دنوں کام کی کثرت سے دماغ ماؤف سا ہے۔ مولانا میمنی ادیب ہیں اور مجھے ادبیات سے دور کا بھی لگاؤ نہیں۔ ارمغان میں گپ شپ نہیں ہونی چاہئے۔

''اسلامی عبادت میں رموز کا استعمال'' کے متعلق آپ کا کیا تاثر ہے؟

مغربی اساتذہ میں مس شمّل(۱)، پروفیسر پلاّ(۲)، پروفیسر کلود کاہن(۳)، پروفیسر زکی ولیدی طوغان(۴) کے نام ذہن میں آتے ہیں۔ انہیں لکھ کر دیکھئے۔ پتے یہ ہیں[1]:

1. A. Schimmel (آج کل : Lenne str. 42, Bonn) جرمنی
2. Charles Pellat, Faculty of Letters, University, Paris.

3. Claude Cahen, faculty of Letters, University, Paris.
4. Zeki Velidi Togan, Faculty of Letters, Istanbul.

مخلص

محمد حمید اللہ

ا۔ ڈاکٹر صاحب سے ان مستشرقین کے پتہ جات علامہ عبدالعزیز المیمنی کو پیش کئے جانے والے ارمغان کی خاطر مضامین کے حصول کے لئے چاہے تھے۔ اس ضمن میں کچھ کامیابی بھی ہوئی مگر ملکی دوستوں نے کوئی تعاون نہیں کیا تھا، جس کی وجہ سے یہ ارادہ ترک کرنا پڑا۔ ڈاکٹر شمل اور شارل پلاّ نے باقاعدہ وعدے کئے اور شارل پلاّ نے تو ابن عبدون پر مضمون بھی لکھ کر دے دیا، جو بعد میں الدراسات الاسلامیۃ (۷۳-۱۹۷۲ء) میں اس ضمن میں مختصر نوٹ کے ساتھ چھاپ دیا گیا تھا۔

[15]

۲۳ جمادی الاول ۱۳۸۹ھ

محترمی زاد مجدکم

سلام مسنون۔ عنایت نامہ ملا۔ میرے پاس کوئی ایسا چھوٹا مخطوطہ نہیں ہے کہ آپ کے لیے ایڈٹ کر سکوں۔ میں نے کبھی ابن ہشام پر کوئی کام نہیں کیا۔ مجھے ادبیات سے کوئی لگاؤ نہیں، نہ واقفیت[۱]۔ خدا کرے آپ خیر و عافیت سے ہوں۔

مخلص

محمد حمید اللہ

ا۔ میں نے علامہ میمنی کو پیش کئے جانے والے ارمغان کے سلسلے میں کسی چھوٹے سے مخطوطے کو ایڈٹ کرنے کی درخواست کی تھی۔

[16]

محترمی

سلام مسنون ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ عنایت نامہ ملا۔ دلی شکریہ۔ مضمونِ سیر میں مترجم کا نام نہیں ہے۔ ممکن ہو تو آئندہ نمبر میں ان کی حق رسانی فرما دیجئے۔

معصومی صاحب کا میں بہت قدرداں ہوں۔ ان کے وہاں آجانے سے بڑی مسرت ہوئی۔ ان کا خط ملا لیکن کوئی جواب طلب امر نہ ہونے سے فی الحال چپ سادھ لی ہے۔ آج کل شدید مصروفیتیں

ہیں، کچھ سفر بھی درپیش ہیں۔

مسرت ہوئی کہ شارل پلا نے آپ کو جواب دیا۔ میں نے حال میں کتب خانوں میں کچھ تحقیق کی۔ پتہ چلا کہ انھوں نے ریاشی پر کچھ کام کیا ہے۔ ابن احمر کے متعلق میرا گمان سہو ذہنی پر مبنی تھا۔

کیا پاکستان میں کہیں مسند البزّاز کا کوئی نسخہ ہے؟ اگر نہ ہو تو جواب کی زحمت نہ فرمائیں۔ میں مکتوب حضرت عمرؓ بنام حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ پر کام کر رہا ہوں۔ صبح الأعشی ۱۰/۱۹۳-۱۹۴ میں اس ماخذ کا بھی ذکر ہے مگر تاحال ملی نہیں۔ مجھے بزاز کی اسناد کی ضرورت ہے[۱]۔

بارک اللہ فی مساعیکم. ممکن ہے یہی مضمون معصومی صاحب کو بھیج سکوں[۲]۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

۱۔ حدیث کے بارے میں مستشرقین نے ایک نقطہ نظر پھیلایا کہ ''علم حدیث کے نام سے جو ذخیرہ اس وقت موجود ہے وہ دوسری صدی ہجری میں مرتب ہوا اور یہ کہ تاریخی اعتبار سے کوئی مستند نہیں''۔ اس وہم کا مدلل جواب دینے کے خیال سے ڈاکٹر محمد حمیداللہ مرحوم نے باقاعدہ ایک مہم جوئی کی، حدیث کے قدیم مجموعے دنیا میں ڈھونڈ نکالنے کی تگ و دو میں لگ گئے۔ دیگر کئی ایسے مجامیع کے علاوہ وہ مسند البزاز (ابوبکر احمد بن عمرو بن عبدالخالق، متوفی ۲۹۲ھ) کے بھی طالب تھے، جو انہیں ترکی وغیرہ سے نہیں ملی، تو پاک و ہند سے بھی تلاش کرنے لگے۔ وہ اس کی اسناد سے اپنے مقصود کو تقویت پہنچانے میں لگے ہوئے تھے۔ ڈاکٹر حمیداللہ مرحوم نے اس مسند کو یہاں اور دیگر ایک دو جگہوں پر مسندالبزاز (آخر میں زای) کے ساتھ لکھا ہے، جبکہ اس کے مصنف ابوبکر احمد بن عمرو بن عبدالخالق (متوفی ۲۹۲ھ) کی نسبت البزار (آخر میں ر) کے ساتھ ہے۔ اسی طرح کشف الظنون (ص ۱۶۸۲) میں بھی البزار ہی نسبت آئی، اور پھر جس جگہ (صبح الاعشی ۱۰/۱۹۴) کا حوالہ ڈاکٹر صاحب دے رہے ہیں، اس میں بھی مسندالبزار ہی ہے۔ جبکہ الزرکلی نے الاعلام (۱/۱۸۹) میں بھی یہی دیا ہے، بلکہ اس امر کی وضاحت مزید کر دی ہے کہ ''البزاز خطاء'' یہ کتاب ایک بڑی تھی، دوسری چھوٹی۔ ان میں سے کسی ایک کا مخطوطہ الرباط میں خزانۃ الأوقاف میں نمبر ۲۴۳ پر موجود ہے، جو کافی ضخیم ہے۔ اسی طرح کچھ حصہ الازھر شریف میں بھی ہے۔

۲۔ اشارہ اُوپر والے ابوموسی اشعریؓ کے خط بنام حضرت عمرؓ سے متعلق ہے۔

[17]

رجب ۱۳۸۹ھ

محترمی

سلام مسنون ورحمۃ اللہ و برکاتہ، کل شام کی ڈاک سے ایک بستہ وصول ہوا جس میں رسالہ

الدراسات الاسلامیہ کا ایک نسخہ اور مقالہ سِیَر کے چار نسخے منسلک تھے، دلی شکریہ۔

اچھا ہوتا اگر مقالے میں مترجم کا نام بھی لکھ دیا جاتا[۱]۔ میں نے ترجمہ چھپنے سے پہلے دیکھنے تک کا موقع نہ پایا۔ ترجمہ ایک ادیب لیکن غیر قانون دان کا کیا ہوا ہے۔ بعض جگہ میرا مفہوم ادا نہ ہو سکا ہے، خیر!

بہرحال آپ کی نوازش فرمائی کا مکرر دلی شکریہ،

مخلص

محمد حمید اللہ

ا۔ ڈاکٹر صاحب کے مضمون ''سیر قانون بین الممالک'' کا ترجمہ جیسا کہ اُوپر ذکر کیا گیا ہے، عاصم الحداد نے کیا تھا۔

[18]

۲۵ رجب ۱۳۸۹ھ

مکرمی دام لطفکم

سلام مسنون ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ نے زحمت فرمائی۔ دلی شکریہ! میں خط یا کارڈ مندرجات کی مقدار کے مطابق اختیار کرتا ہوں۔ یہاں ایروگرام کا رواج نہیں ہے۔

مجھے مترجم کے نام کی ضرورت نہ تھی۔ میں صرف یہ چاہتا تھا، اور اب بھی چاہتا ہوں کہ حق بہ حقدار ہو۔ مضمون کا عربی ترجمہ میں نے نہیں کیا۔ اسی لئے وہ میری طرف منسوب نہ ہو۔ یہ غلط نامہ نہیں ہے بلکہ تکملہ ہے۔ اگر مترجم اپنا نام اس رسالے میں دینا نہیں چاہتے ہیں تو یہ تو کہا جا سکتا ہے کہ ''حمید اللہ کے اُردو مضمون کا عربی ترجمہ دفتر نے کرایا''۔

مسند البزاز میں نے کبھی نہ دیکھی تھی۔ رباط (مراکش) سے ایک دوست نے لکھا ہے کہ وہ باب وار نہیں، راوی وار (مسند ابن حنبل کی نہج کی) ہے۔ مکمل نسخہ دنیا میں کہیں نہیں ہے۔ مصر کو بھی خط لکھا ہے اور استانبول کو بھی کہ اس ماخذ کی اطلاع مجھے تازہ ملی ہے۔ توقع کم ہے کہ مصر اور مراکش والے احباب پورے نسخے کو کھنگالنے کی زحمت گوارا کریں۔ استانبول مجھے آئندہ مارچ میں جانا ہے۔ زندگی ہے تو وہاں کا کام خود ہی کر لوں گا۔ ان شاء اللہ میرا فرانسیسی مضمون اس دستاویز پر اب چھپ

رہا ہے۔ ابتدائی صفحوں کے پروف تو دیکھ بھی چکا ہوں۔ اس میں صرف ابن حزم اور فرنگی معترضین کی جرح و قدح کا میں نے جائزہ لیا ہے۔ چھپ جائے تو ان شاء اللہ ایک نسخہ خدمت میں گزارنوں گا۔ زمانہ جاہلیت اور ابتدائے اسلام کی عدل گستری کا ذکر میری کتاب ''عہدِ نبوی کا نظامِ حکمرانی'' کے ایک باب میں میں نے بھی کیا ہے۔ ایمیل تیان کی فرانسیسی کتاب دو جلدوں میں اسی موضوع پر ہے[۱]۔ کچھ اور بھی مضمون چھپے ہیں۔ آپ واقف ہوں گے۔

مسند البزاز کا مطبوعہ نسخہ یا ندوۃ العلماء کا نسخہ- دونوں میرے لئے نئی چیز ہیں[۲]، مطبوعہ نسخہ ممکن ہے حیدر آباد دکن میں ہو وہاں بھائی صاحب کو لکھوں گا وہ ضعیف اورنابینا سے ہو چکے ہیں مگر کہوں گا کہ کسی دوست سے کام کروا دیں۔ ندوۃ العلماء سے مایوسی اور قطعی نااُمیدی ہے۔ وہاں لکھنا بیکار ہی سمجھتا ہوں۔

کتاب المصاحف کے متعلق آپ کا گمان میرے علم سے مختلف ہے[۳]۔ جامعہ میونک (جرمنی) میں تین پشت سے ادارہ قرآن قائم تھا۔ ساری دنیا سے قرآنی مخطوطے فوٹو لے کر جمع کئے گئے تھے (کوئی بیالیس ہزار)۔ ان کا ایک ایک حرف پڑھ کر کاتبوں کی غلطیاں جمع کی گئی تھیں تاکہ اختلافات القرآن کا وجود ثابت کریں۔ قرانیات پر بھی ہزاروں کتابیں وہاں جمع کی گئی تھیں۔ دوسری جنگ عظیم میں امریکن بمباری میں ادارہ مع مدیر آنجہانی ہوگئے۔ مگر جیفری نے بھی اور آخری مدیر پرتسل Pretzl نے بھی یہ یقین دلایا کہ قرآن میں اختلافِ روایت نہیں ملا۔ کاتب کی غلطیاں ہر جگہ ملتی ہیں لیکن کوئی ''غلطی'' ایسی نہیں جو متعدد مخطوطوں میں ملے۔ لہذا اسے اختلاف روایت قرار نہیں دیا جا سکتا۔

جیفری نے ابن ابی داوٗد کے دیباچے ہی میں یہاں تک لکھا ہے۔ حیرت ہوتی ہے کہ مسلمانوں نے اتنے اختلاف کا مواد باقی ہی رہنے کیسے دیا۔ چاہئے تو یہ تھا کہ وہ ایسا مواد تلف کر دیتے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں نے کبھی مواد کو تلف نہیں کیا۔

باقی کتاب المصاحف کے اندر کا مواد، کبھی تو وہ تفسیر پر مبنی ہے اور کبھی کسی قدر تباین پر۔ یہ آخرالذکر زیادہ تر مجھے حضرت علی کی طرف منسوب ملا۔ اس کی مزید تحقیق پر پتہ چلا کہ بعض برادرانِ شیعہ کے مکان میں یہ نسخہ ملا تھا جسے عباسی حکومت نے تلف بھی کرایا۔ آپ کو معلوم ہوگا قرآن کے پارہ ہائے ۳۱ تا ۴۰ بھی رام پور میں ملے تھے۔ ایک اور واقعے سے بھی آپ واقف ہوں گے: گارسیں دتاسی نے سورۃ النورین کو شائع کیا تھا اور لکھا تھا کہ اسے یہ روسی نصرانی شدہ شیعی الولادت

مرزا کاظم بیگ سے ملا تھا اور خود کاظم بیگ نے بھی اسے شائع کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اسے یہ سورہ گارسیس دتاسی سے ملا ہے[۴]۔ (کسے سچ سمجھیں؟)۔

آپ خود ان اشارات کی روشنی میں کتاب المصاحف کو مکرر غور سے دیکھیں تو ان شاء اللہ مسئلہ زیادہ سلجھ جائے گا۔ صحابہ کرام میں سے متعدد نے حضور اکرمؐ سے آیات کے معنی پوچھ کر اپنے نسخوں میں بین السطور اضافے کیے تھے۔ بعد کے دور میں ان کی نقل میں وہ بین السطور کی جگہ متن میں شامل ہوگئے۔ اختلافات کا وجود عملاً ہے ہی نہیں۔ قرّاء اور حفّاظ آج تک جو سند دیتے ہیں ان سے بھی معلوم ہوتا ہے حضرت ابیؓ، حضرت زیدؓ، حضرت علیؓ وغیرہ کی قراءتوں میں کوئی فرق نہیں، جیسا کہ میری اپنی سند میں مدینہ منورہ کے شیخ القراء شیخ حسن الشاعر نے لکھا ہے[۵]۔

مخلص

محمد حمید اللہ

۱۔ یہ معلومات مجھے درکار تھیں، ان کا ذکر ہے، ایمیل ثیان کی کتاب کا عنوان یہ ہے:

Institution du Droit Public Musulman, published in Lebanan, 1965.

۲۔ یہ معلومات میں نے کسی خط میں ارسال کی تھیں۔

۳۔ کتاب المصاحف از ابن ابی داوٗد (م۳۱۶ھ)، آرتھر جیفری (A.Jaffrey) نے سن ۱۳۵۵ھ میں شائع کی جس کے ذریعے یہ صاحب، قرآن کے متن میں اختلاف بتا کر اسے ہوا دینا چاہتے تھے، مگر کامیاب نہ ہوسکے۔ یہ کتاب ان دنوں میرے زیرِ مطالعہ تھی، اس کے اندر وارد معلومات نے بہت سے شکوک پیدا کئے تھے۔

۴۔ اس امر کی تفصیل کے لئے دیکھئے: ثریا حسین: گارسان دتاسی، اُردو خدمات، علمی کارنامے، (دہلی: اترپردیش اردو اکادمی، ۱۹۸۴ء)، ص ۲۱۳۔

۵۔ ڈاکٹر صاحب نے اسلاف کے انداز پر حدیث میں سند حاصل کی تھی، اس کی نقل بہت سی معلومات بہت پہنچائے گی، ڈاکٹر صاحب کی باقیات میں اسے تلاش کرنا چاہئے۔

[19]

۳ شعبان ۱۳۸۹ھ

مکرمی زاد مجدکم

سلام مسنون۔ عنایت نامہ ملا۔ جہاں تک مجھے علم ہے، کسی جامعہ کی طرف سے اجنبیوں کو راست وظیفہ تعلیمی نہیں دیا جاتا۔ یوروپ ہو یا امیرکا، حکومتیں دوست حکومتوں کو معین تعداد میں وظائف کا پیش کش کرتی ہیں اور طلبہ کا انتخاب خود ان کی اپنی حکومت کرتی ہے تاکہ نامناسب اور شورش پسند

طلبہ کی سرپرستی کا الزام مول نہ لیا جائے۔ اسی لئے اس سلسلے میں پاکستان ہی میں ہونے والے اعلانوں پر نظر رکھنی ہوگی[۱]۔

یہ حقیقت نگاری تو زبان یا قلم کا جواب ہے۔ دل کا جواب یہ ہے کہ اگر ایسا کوئی موقع ملے بھی تو آپ اسے قبول نہ کریں۔ ایک تو یہ بھیک ہے جو شریف آدمی کے لئے باعث ننگ ہے۔ دوسرے اس میں وظیفہ دینے والوں کے لئے سیاسی اغراض ہوتے ہیں، ان میں ہاتھ بٹانا بھی کوئی وطن دوست آدمی قبول نہیں کر سکتا۔ تعلیم کے لئے ضرور سفر کیجئے لیکن اپنے ہی وسائل پر۔

مجھے ام اے میں اتفاقاً اچھے نمبر ملنے پر ۷۵ روپے ماہوار کا جامعہ عثمانیہ سے ریسرچ اسکالرشپ دو سال کے لئے ملا تھا۔ میں نے پہلے سال کی پوری رقم محفوظ کی، پھر درخواست دی کہ بیرونی علمی سفر کی اجازت دی جائے اور یہی اسکالرشپ باہر بھی ملے۔ یہ منظور ہوا تو اسی پونجی سے حجاز، شام، مصر اور ترکی کے کتب خانوں میں کام کرتا رہا۔ پھر یاد نہیں ایک یا دو سال کی اسکالرشپ میں توسیع ہوئی اور اسی رقم پر گزارا کر کے ایک سال جرمنی میں اور ایک سال فرانس میں گزارا۔ پھر جب وظیفے کی مدت ختم ہوگئی تو روس جانے کا ارادہ ترک کر کے گھر واپس ہوگیا۔ والد صاحب مرحوم سے کوئی مدد نہیں مل سکتی تھی۔ بڑے بھائی مرحوم ایک یا دو سال تک ماہانہ ۷۵ مزید روپے بطور قرض بھیجتے رہے کیونکہ اسی زمانے میں ان کو ایک عارضی ترقی ملی تھی اور جیسے ہی میں گھر واپس ہوا وہ پرانی خدمت پر واپسی ہوگئے۔ ملازمت ملتے ہی سب سے پہلے یہ قرض کی رقم ادا کی اور خوش ہوں کہ غیر ہی نہیں اپنی حکومت سے بھی مجھے یوروپی اسکالرشپ نہ ملا۔ مجبور تھا کہ محنت بھی زیادہ کر کے امتحان جلد سے جلد دوں، اور زیادہ سے زیادہ کفایت سے زندگی گزاروں۔ دو سالہ یوروپ کے قیام میں کبھی سینما، ناٹک یا کسی اور تفریح کا ایک بار بھی موقع نہ ملا۔

میں نہیں کہتا کہ آپ بھی ایسا ہی کریں۔ مگر یہ ضرور کہوں گا کہ ایسی خوددار زندگی میں جو اندرونی مسرت ہوتی ہے اور آدمی سربلند ہو کر چلتا ہے وہ دوسری صورت میں ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ میں دنیا داروں کو ایسا خط نہ لکھتا، طالبان علم سے کہنا ضروری ہے[۲]۔ خدا کرے آپ اسے برا نہ مانیں۔

مخلص

محمد حمید اللہ

۱۔ کسی یورپی ملک میں تعلیمی سکالرشپ سے متعلق دریافت کیا تھا۔

۲۔ ڈاکٹر صاحب کی اس بات میں ہر صاحب ضمیر کے لئے ایک سبق ہے۔

[20]

Idebiyat Fakultesi,
Istanbul, Turkey.

۸ ربیع الأنور ۱۳۹۲ھ

مکرمی سلام مسنون

اے وقت تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی۔

آج آپ کا خط پاریس کا چکر لگا کر یہاں پہنچا ممنون ہوا۔ مندرجہ اطلاعات سے بھی آ گاہی ہوئی۔ میں بڈھا ہو گیا ہوں اس لئے بالکل یاد [نہیں] کہ بطلیوسی کے سلسلے میں میں نے آپ کی کیا مدد کی تھی۔ بہرحال اگر آپ کا کام بن گیا تو فھو المراد[۱]۔

آپ نے معدن الجواھر[۲] کے انڈکس کا ذکر فرمایا ہے۔ میرا ناچیز تجربہ ہے کہ اگر کتاب کا انڈکس مطبوعہ صفحوں کے لحاظ سے مرتب کریں تو نہ صرف کتاب کی طباعت کا انتظار کرنا پڑتا ہے، بلکہ اگر ''بدقسمتی'' [سے] کبھی کتاب کی طباعت ثانی کی ضرورت پیش آئے تو یہ کام پھر از سر نو کرنا پڑتا ہے، اور سارے ناشر یہ محنت گوارا بھی نہیں کرتے۔ یوں بھی اگر بعض پیراگراف ایک صفحے سے زائد ہیں تو بعض کم بھی ہیں۔ اس لئے طول کوئی معیار نہیں۔

اصل مخطوطے کے صفحوں کا ذکر ایک ٹیکنیکل مسئلہ ہے۔ مجھے یاد نہیں کہ میرے مبیضے میں کیا تھا۔ اس بارے میں میری نہیں، محترم مدیر ادارہ کی رائے پر عمل کیا جانا چاہیے۔

میں ان شاء اللہ مزید ایک ماہ یہاں رہوں گا۔ والسلام

مخلص

محمد حمید اللہ

۱۔ ابن السید البطلیوسی کا ایک اہم رسالہ ''الاسم والمسمی'' ڈاکٹر صاحب نے اپنے باریک قلم سے لکھ کر بھیجا، اس امر کا ذکر مکتوب نمبر ۱۰ میں آیا ہے، اس کا شکریہ ادا کیا تھا۔

۲۔ میں نے ڈاکٹر صاحب کی ایڈٹ کردہ اس کتاب کا انڈیکس صفحات کے اعتبار سے تیار کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ یہ کتاب ان دنوں ادارہ تحقیقات اسلامی میں زیرِ طبع تھی۔

[21]

۱۰ محرم ۱۳۹۴ھ

مکرمی

سلام مسنون۔ میں رمضان میں اسلام آباد میں تھا پھر ملیشیا گیا اور ابھی ابھی واپس آیا تو آپ کا خط منتظر ملا۔

میں نے اگر کبھی کبھار کسی اہل علم سے خط و کتابت کی تو اس کی نقل کبھی نہ رکھی[1]۔ سلیمان ندوی مرحوم کے کئی خط میرے پاس آئے لیکن وہ سب مرحوم حیدر آباد میں رہ گئے۔ یہاں اطالوی مستشرق لیوی دیلا ویدا کے چند خطوط ضرور محفوظ ہیں لیکن اپنے بے ترتیب کتب خانے کے انبار میں ان کو تلاش کرنا جوئے شیر لانا ہے۔

مخلص

محمد حمید اللہ

۱۔ میں نے ڈاکٹر صاحب کی طرف سے لکھے گئے خطوط کی نقل یا جن جن حضرات کی طرف لکھے گئے، ان کے پتہ جات طلب کئے تھے، درحقیقت موصوف کے خطوط جمع کرنے کا ارادہ رکھتا تھا، جس کے لئے تھوڑی سی کوشش کی تھی مگر بعد میں ہمت نہ رہی۔ اس سلسلے میں بھارت کے سفر کے دوران بھی لوگوں سے عرض کیا تھا، غالباً ''صدقِ جدید' میں اشتہار بھی دیا تھا مگر کوئی خاص کامیابی نہ ہوئی تھی۔

[22]

کلیۂ علوم اسلامیہ جامعہ ارض روم ترکی

۸ ربیع الانور ۱۳۹۵ھ

محترمی

سلام مسنون، کل رات عنایت نامہ یہاں آیا۔ شکر گزار ہوں۔ آپ کی فرمائش کا میں نے فوراً جواب دیا تھا۔ ڈاک پر میرا قابو نہیں۔ میں نے عرض کیا تھا کہ میں نے اپنے بھیجے ہوئے علمی خطوط کی کبھی نقل محفوظ نہ رکھی۔ اس لئے آپ کے حکم کی تعمیل سے اپنے کو بے بس پاتا ہوں۔

خاکسار

محمد حمید اللہ

[23]

۱۸ شوال ۱۳۹۸ھ

محترمی

سلام مسنون۔ خط ملا شکریہ! پابرکاب ہوں۔ ۹/ اکتوبر کو واپسی کی توقع ہے۔ اس کے بعد کسی دن کتب خانہ جا سکوں گا۔ خدا کرے آپ کے دیئے ہوئے نمبر صحیح ہوں[۱]۔

میں بوڑھا بھی ہو چکا ہوں۔

خاکسار

محمد حمید اللہ

۱۔ چند مخطوطات سے صغانی کے حالات کے ضمن میں معلومات طلب کی تھیں جو ڈاکٹر صاحب نے بعد میں مہیا کر دیں، بلکہ وہ معلومات من وعن اپنے باریک قلم سے مطلوبہ کتب سے نقل کر دی تھیں۔ ان کتب کا ذکر اگلے خط میں موجود ہے۔

[24]

۶ مارچ ۱۹۷۹ء

محترمی دام لطفکم

سلام مسنون ورحمۃ اللہ و برکاتہ، میں سفر پر تھا، پرسوں رات واپس آیا۔ آج کتب خانہ [نیشنل لائبریری پیرس] گیا۔ وہاں التاریخ المجدد لابن النجار نہیں ہے۔ ۲۱۳۱ پر تاریخ بغداد خطیب بغدادی کی ایک جلد ہے۔

المنہل الصافی نمبر ۲۰۷۰ دیکھی وہ حروف تہجی پر ہے۔ نہ صغانی اور نہ صاغانی کا اس میں وجود ہے۔ وہ حرف ع پر ختم ہوتی ہے اسی لئے محمد بن الحسن دیکھنے کا امکان نہیں۔ عیون الاخبار نمبر ۱۵۶۰[۱] ایک بہت مختصر تاریخ اسلام ہے، خانوادہ وار معلوم نہیں صغانی کا اس میں کس سلسلے میں ذکر ہے۔ تھوڑی دیر ورق گردانی کرتا رہا، ناکام رہا۔ عیون أخبار الاعیان نمبر ۶۶۷۷[۲] مرمت کے لئے جلد ساز کے ہاں ہونی معلوم ہوئی۔ پتہ نہیں کب تک آ سکے گی۔ چار چھ ماہ بعد ان شاء اللہ مکرر منگوا کر اطمینان کروں گا۔

اس منفی نتیجے پر متاسف ہوں۔

میں نے عباب(۳) کا مخطوطہ استانبول میں دیکھا ہے لیکن کہہ نہیں سکتا کہ اس کے مقدمے میں یا اندر کسی موقع پر مولف کی آپ بیتی ہو۔ اگرچہ مدھم خیال ہے کہ کسی لفظ کے سلسلے میں لکھا ہے کہ وہ ایک جزیرہ ہے اور یہ کہ اسے انہوں نے اپنے کسی سفر (یا سفارت) کے سلسلے میں دیکھا ہے۔ مگر اب وہ لفظ بھی یاد نہیں(۴)۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

۱۔ عیون الأخبار و نزھۃ الأبصار، تألیف مجد أبی السرور الصدیق

۲۔ عیون ألاخبار الأعیان ممن مضٰی فی سالف العصور والأزمان، تالیف أحمد بن عبداللہ البغدادی۔

۳۔ العباب الزاخر واللباب الفاخر، تالیف الصغانی۔

۴۔ صغانی نے العباب میں اپنے بارے میں کافی معلومات دی ہیں، دیکھئے مقدمہ محقق العباب الزاخر، اور میرا پی ایچ ڈی کا مقالہ بعنوان: ''لغت نویسی میں الحسن بن محمد بن الحسن الصغانی کی خدمات'' پیش کردہ در پنجاب یونیورسٹی، لاہور: ۱۹۸۲ء۔

[25]

۲۳ ذی قعدہ ۱۳۹۹ھ

مکرمی دام لطفکم

سلام مسنون۔ خیر و عافیت کا طالب۔ الحمدللہ بعافیت گھر پہنچ گیا۔ آپ کی نوازشوں کی یاد ہر وقت تازہ ہے۔

میں آج کتب خانہ گیا تاکہ مطلوبہ کتابوں کی تحقیق کروں۔ ایسا محسوس ہوا کہ میں یہ کام کر چکا ہوں اور ڈاک نے میرا خط آپ کو نہیں پہنچایا ہے۔ بہرحال چاروں کتابیں نکلوائیں۔ ناجی صاحب کا مجھے تجربہ ہے:

۱۔ نمبر ۱۲۳۱ پر ابن نجّار کی نہیں خطیب بغدادی کی تاریخ بغداد کا ایک جزء ہے جس میں علی بن محمد سے فضل بن محمد تک کے حالات ہیں۔ صغانی کا اس میں ذکر نہیں۔ ابن النجار کی دو کتابیں یہاں ہیں۔ ایک نمبر ۱۶۳۰ تاریخِ مدینہ منورہ (الدرّۃ الثمینۃ) دوسری نمبر ۲۰۸۹ تہذیب الکمال فی اسماء الرجال(۱)۔

۲۔ المنہل الصافی کا جو جزء نمبر ۲۰۷۰ پر ہے اس میں نہ صغانی، اور نہ صاغانی اور نہ محمد بن الحسن کا ذکر ہے۔

۳۔ عیون الأخبار لابن الصدیق کا یہاں مخطوطہ نمبر ۱۵۶۰ صرف جلد اوّل پر مشتمل ہے۔ اس میں خلفاء عباسیہ کے بے حد مختصر حالات ہیں۔ صغانی کا حال ۶۵۰ھ کے لگ بھگ زمانے میں مجھے کہیں بھی نہ ملا۔

۴۔ عیون الأخبار لاحمد بن عبداللہ نمبر ۶۶۷۷ تو اس سے بھی گئی گزری تاریخ ہے۔ خلفاء کے حالات آدھی ایک سطر سے زیادہ میں نہیں۔ یہاں بھی صغانی کا ذکر نظر سے نہیں گزرا۔

ہوسکتا ہے تو ناجی صاحب ہی کو لکھ کر پوچھئے کہ صغانی کے حالات کس صفحے پر ہیں[۲]۔

آپ نے ایک پتہ بھی مانگا تھا وہ یہ ہے:

Institut de Recherche et d'Histoire des Textes, 40, Avenue d'Ie'na,75016, Paris, France.

۱۔ آپ کو کسی مخطوطے کی تصحیح میں کتاب النبات للدینوری کے بعض حوالے مطلوب تھے۔ وہ آپ مجھے لکھ بھیجیں تو میں ان شاء اللہ تلاش کروں گا۔ جیسا کہ میں نے آپ سے بیان کیا تھا کہ دینوری کی (۶) جلدوں والی کتاب اب ناپید سی ہے۔ جلد۴ ییل yele میں ملی ہے اور جلد ۵ استانبول میں اور چھپ گئی ہیں۔ میں نے متاخرین کے ہاں کے اقتباسات سے جلد ۱، ۲ ، ۳ کا اعادہ کوئی پندرہ سو فلسکیپ صفحوں میں کیا ہے جو ناشر کا منتظر ہے۔ جلد۶ کے ۵۰۰ صفحے المعہد الفرنسی نے قاہرہ میں چھاپ دیئے ہیں، جلد ۵، ۶ حروف تہجی پر قاموس النباتات ہے۔

۲۔ کیا کسی محمد یٰس صاحب کا لاہور سے انگریزی ترجمہ قرآن (پارہ ۱، ۳۰) عربی کو لاطینی خط کے ساتھ چھپا ہے؟ کب؟

اسی طرح فیروز الدین روحی کا ترجمہ کراچی سے۔

کیا کسی محمود وائیY زائد کے انگریزی ترجمہ قرآن کا آپ نے ذکر سنا ہے؟ میں نے کسی اخبار میں پڑھا تھا مگر مطلقاً کوئی تفصیل نہیں ملی[۳]۔

خدا کرے آپ خیر و عافیت سے ہوں۔

مخلص

محمد حمید اللہ

۱۔ یہ کتاب ابن النجار کی نہیں بلکہ یوسف بن عبدالرحمٰن المزی کی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کو اشتباہ ہوا ہے۔

۲۔ معروف ناجی نے اپنی تاریخ المستنصریۃ میں بتایا کہ صغانی کا ذکر ان کتابوں میں بھی ہوگا۔

۳۔ لاہور سے محمد یاسین نے انگریزی میں قرآن کریم کا ترجمہ نہیں کیا، بلکہ وہ ترجمہ عبدالرحمٰن طارق کا تھا جسے محمد یاسین نے

چھاپا تھا، اس نے ساتھ ہی متن قرآن کو لاطینی حروف میں لکھا تھا۔ کراچی سے فیروز الدین روحی کا ترجمہ ان دنوں شائع ہوا تھا۔ محمود دائی زاید کا انگریزی ترجمہ قرآن (بغیر متن) بیروت سے ۱۹۸۰ء میں چھپا تھا۔

[26]

۱۸ ذی حجہ ۱۳۹۹ھ

محترمی

سلام مسنون ورحمۃ اللہ و برکاتہ، کشمیری مولانا مقبول سبحانی مرحوم مدینہ منورہ میں مہاجر تھے۔ انہوں نے قرآن مجید کا کشمیری ترجمہ کیا تھا۔ وہ صدر پاکستان محترم جنرل ضیاء کے ہاں موجود ہے[1]۔

خدا کرے آپ خیر و عافیت سے ہوں۔

جامعہ اسلامیہ بہاولپور سے ایک استمزاج ہوا ہے اگر اس کا تحقق ہوا تو غالباً ۱۴ دسمبر سے بہاولپور میں دو ہفتے رہنا ہوگا۔ والأمر بیداللہ۔ یہاں ببلیوتیک ناسیونال میں ہارون بن معی (کذا) بن الجنید کا ایک رسالہ "أربعین حدیثا ربانیه قدسیة" ملا ہے جو مولف[2] کے دادا جنید کی تالیف ہے اور پوتے نے حواشی لکھے ہیں۔ زمانہ تالیف و استنساخ کچھ بھی نہیں معلوم اور نہ مولف کا کچھ پتہ چل سکا۔ De Slane نے ہارون بن موسیٰ لکھا ہے جو اصل کے مطابق نہیں۔ ممکن ہے ''مغنی'' ہو۔ **لعل الله یحدث بعد ذلک أمرا**

فقیر حقیر

محمد حمید اللہ

ا۔ مقبول سبحانی کے کشمیری ترجمے کی طباعت کے لئے ڈاکٹر حمیداللہ صاحب نے سفارش کی تھی، اس کے لئے وزارت مذہبی امور کے زیراثر ایک کمیٹی بھی بنی، ڈاکٹر ہالیپوتا صاحب ڈائریکٹر کی معرفت میں اس کا سیکرٹری بنایا گیا تھا، چند اجلاس ہوئے مگر وہ ترجمہ پھر بھی معرض التواء میں رہا۔

[27]

۲۴ جمادی الأخرہ ۱۴۰۰ھ

عزیز مکرم

سلام مسنون ورحمۃ اللہ و برکاتہ، خدا کرے آپ خیر و عافیت سے ہوں اور علمی خدمت کی پیش روی میں مشغول۔

حال میں ایک کتاب چھپی ہے: ''مکتبہ شاہی مراکش کی فہرست: الخزانة الملكية۔ القصر الملكي،

الرباط، منتخبات من نوادر المخطوطات، ۱۳۹۸ھ۔ احتیاطاً آپ کی دلچسپی کی ایک چیز کا ذکر کرتا ہوں۔

صفحہ ۹۹ پر مخطوطہ نمبر ۲۸۳۵: "**العباب الزاخر واللباب الفاخر لأبی الفضائل الحسن بن محمد بن الحسن بن إسماعيل القرشى الصغانى المتوفى ببغداد سن ۶۵۰ھ/۱۲۵۲ھ يقع أصله فى عشرين مجلدا. وقد توفى مولفه قبل أن يتمه وانما بلغ فيه، إلى الميم ووقف فى مادة "بكم" حيث رتبه على أواخر الكلم كالقاموس للفيروز آبادى. الموجود منه أربعة مجلدات وهى الثالث عشر والرابع عشر والخامس عشر مع مجلد مختلط. مكتوب بخط مؤلفه وهو خط مشرقى مليح**"۔

اس خط کی رسید کی تو کوئی ضرورت نہیں لیکن آئندہ آپ کسی ضرورت سے لکھیں تو میری دلچسپیوں کا بھی خیال ذہن میں رکھیں، مثلاً تراجم قرآن مجید پر مضامین، چاہے عام، یا کسی معین زبان کے متعلق۔ کتاب النبات للدینوری، پرانے مولفوں کے مخطوطات۔

احباب کو سلام۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

مزید:

آئندہ اکتوبر کے وسط میں جنوبی افریقا کے جزیرہ ریونیوں کی جامعہ کی دعوت پر دو ہفتوں کے لئے جانا ہے۔ اطلاعاً عرض ہے۔

۱۔ ڈاکٹر موصوف میری دلچسپیوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔ صغانی لاہوری کے اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا ان کی کتاب کا یہ نسخہ ہمارے لئے بہت اہم خبر تھی، چنانچہ ہم نے فوری طور پر سے ادارہ تحقیقات اسلامی کے کتب خانے کے لئے حاصل کر لیا تھا۔

[28]

۲۵ شوال ۱۴۰۰ھ

محترم و مکرم کان اللہ معکم

سلام مسنون۔ الحمدللہ خیریت سے گھر پہنچ گیا۔ دو ایک دن اسہال رہے۔ اب افاقہ ہو گیا ہے، وللہ الحمد آپ کی نوازشیں سدا یاد رہیں گی(۱)۔

بائبل سننے پر حضور اکرمؐ کی ناراضی کی متعلق دیکھئے مصنف عبدالرزاق جلد ۱۱ فقرہ نمبر ۲۰۰۶۱ برائے حضرت حفصہ، اور فقرہ نمبر ۲۰۰۶۲ برائے حضرت عمر۔

ودمتم بالعافیہ والسلام

الفقیر الی اللہ

محمد حمیداللہ

ا۔ ڈاکٹر صاحب صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق کی درخواست پر تشریف لائے۔ ان سے ملاقات کے بعد ڈاکٹر صاحب سے خاصی طویل ملاقاتیں رہیں، اس عرصہ میں، میں نے ان سے گفتگو کو کہیں لکھ بھی لیا تھا۔ یہ ملاقاتیں خاصی علمی معلومات اور سرگرمیوں پر مبنی تھیں۔ اس عرصہ میں اسہال کے مریض ہوئے، پھر اسی حالت میں پیرس چلے گئے تھے۔

[29]

۱۷ نومبر ۱۹۸۰ء

مکرم و محترم دام لطفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اگر میں نے آپ کے خط کا جواب نہیں دیا ہے تو از راہ نوازش معاف فرمائیں۔ کاموں کی کثرت تھی کہ کئی ہفتے جنوبی افریقا میں رہ کر آیا تھا۔ آدھی آدھی رات تک روزانہ کام کرنے کے باوجود مجتمع کام سے فارغ نہ ہو سکا۔ اور بھول بھی روز افزوں ہے۔

میں نے پروفیسر وایدا کو دس ایک دن ہوئے خط لکھا تھا تاحال جواب نہ آیا۔ شاید اس کے انتظار میں آپ کو جواب نہ دے سکا۔ (یہ ہنگری کے یہودی ہیں)

معاف فرمایئے پہلے تو پوچھنا یہ ہے کہ اب بچے کا کیا حال ہے، جسے میرے وہاں قیام کے زمانے میں حادثہ پیش آیا تھا(۱)؟

آپ کے فرانسیسی جملے کا ترجمہ میں یوں کروں گا: ''یہ معلوم ہے کہ وہ ۱۸۳۸ء میں ایک علمی سفر کے دوران میں ویانا میں بیرل ہار پور گستال سے ملا تھا۔ اس بڑے آسٹریای مستشرق کی ملاقات، معلوم ہوتا ہے کہ اس دلچسپی پر محسوس تاثیر کا باعث ہوئی جو چیپاریو مشرقی زبانوں کے مطالعے میں لینے والا تھا۔ (یعنی اس ملاقات کے باعث اس نے دلچسپی ایسی شروع کی)(۲)۔

وایدا صاحب کو اب مکرر خط لکھتا ہوں کہ وہ پنشن پا چکے ہیں اور ان سے ان کے دفتر میں ملاقات نہیں ہوسکتی۔ بوڑھے بھی ہو گئے ہیں۔

میرا قصور تعویق و تاخیر پر معاف فرما دیں۔

کیا آپ کے کتب خانے میں صحیح بخاری کا فرانسیسی ترجمہ از Houdes and Mercies

ہے؟ میں نے اس کی غلطیاں جمع کیں جو ایک ضخیم جلد ہوگئی ہیں (۶۰۰ ٹائپ کے صفحے) اب الحمدللہ وہ ایک مستقل کتاب کے طور پر چھپ رہی ہیں۔ ناشر:

Association Culturelle Islamique, 39, Rue de Tanger, 75019-Paris

خدا کرے آپ خیر و عافیت سے ہوں۔ احباب کو سلام۔ افسوس رہا کہ وہاں آپ اور آپ کے کتب خانے سے حسب دلخواہ استفادے کا وقت نہ پا سکا۔ اس کی تلافی یہاں ممکن نہیں۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

۱۔ ڈاکٹر صاحب موصوف ان دنوں اسلام آباد میں تھے کہ از راہ کرم میرے گھر تشریف لائے۔ اسی دن میرے بڑے بیٹے (نورالصباح ساطع) کا کھیلتے ہوئے بازو ٹوٹ گیا تھا، برابر روزانہ اس کے بارے میں پوچھتے رہتے تھے۔

۲۔ کوئی یادنہیں پڑتا کہ یہ بات کس ضمن میں لکھی تھی، کون سی کتاب سے یہ جملہ تھا اور کس سیاق و سباق میں تھا۔ یا ڈاکٹر صاحب سے کسی اور نے دریافت کیا تھا، اسے میرا سوال سمجھ کر مجھے لکھ دیا۔

[30]

۲۷ ربیع الأنور ۱۴۸۱ (۱۴۰۱)ھ

محترمی زاد مجدکم

سلام مسنون ورحمۃ اللہ و برکاتہ، عنایت نامہ ملا۔ ممنون و متاسف ہوا۔ میں نے جب میکروفلم پر سے وہ عبارت نقل کی تو میں خود کھٹکا تھا اور عبارت نامکمل معلوم ہوئی تھی۔ مگر تھی وہی عبارت۔ گویا کاتب کی غلطی ہوگی۔ چونکہ آپ کے دوسرے مصادر سے اس سَقطے کی تلافی ہو جاتی ہے[1]، فالحمدللہ۔

Vajda کا تلفظ و ا ی د ہ ہوتا ہے۔ یہ ہنگروی ہیں جہاں j [ج] کا تلفظ ی ہوتا ہے، جرمن کی طرح۔ انہیں اب پنشن ہو گئی ہے اور جانشین سے ان کے تعلقات اچھے نہیں ہیں۔ چونکہ مجھے درد بھرا خط لکھا ہے ''وایدہ کی حکمرانی اب ختم ہوگئی۔ اب اس کا احساس ہو رہا ہے'' البقاء للہ۔

خدا کرے آپ اور اہل و عیال خیر و عافیت سے ہوں۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

۱۔ ڈاکٹر صاحب نے ''شیوخ الذھبی'' سے صغانی کے بارے میں ایک طویل عبارت نقل کر کے دی تھی، یہ بات اس ضمن میں

ہے۔ یہ طویل عبارت میرے پی ایچ ڈی کے مقالہ میں ضمیمہ نمبر۲ میں دی گئی ہے۔

[31]

۲۳ رجب ۱۴۰۱ھ

محترمی زاد فیضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ خدا کرے آپ خیر و عافیت سے ہوں اور اہل و عیال بھی۔

اُمید کہ آپ کا مقالہ تکمیل پا رہا ہوگا[۱]۔

کیا آپ کو ایک زحمت دے سکتا ہوں؟ امام ابویوسف نے کتاب الخراج (طبع بولاق ص ۷۸) میں لکھا ہے کہ جب ایک سرحدی افسر نے ان کو لکھا کہ اجنبی تاجر ہمارے ہاں آتے ہیں تو ان سے کس طرح سے چنگی لی جائے؟ جواب بھیجا کہ اسی شرح سے جو مسلمان تاجروں سے اُن کے ملک میں لی جاتی ہے۔ مجھے ان دونوں سوال و جواب کے خطوں کی اصل عربی عبارت مطلوب ہے۔ اگر آپ کے ہاں کوئی جدید اشاعت ہو تو انڈکس میں منہج کا کلمہ دیکھ لیں۔

زحمت دے رہا ہوں۔ کرم ہای تو کرد ما را گستاخ۔ احباب کی خدمت میں بھی سلام۔

حقیر فقیر

محمد حمید اللہ

۱۔ پی ایچ ڈی کا مقالہ جو صغانی کی لغت نویسی سے متعلق تھا۔

[32]

۱۸ شعبان ۱۴۰۱ھ

محترم و مکرم زاد مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ، آپ کا کرم نامہ ملا۔ جزاکم اللہ فی الدارین احسن الجزاء۔ مجھے اس سے بڑی مدد مل گئی[۱]۔

ابھی ابھی یوگوسلاویا سے واپس آیا ہوں۔ وہاں جامعہ کے ساتھ ایک کلیۂ علوم اسلامیہ بھی قائم ہو گیا ہے اور پہلے گریجوایٹ اسی سال نکلے ہیں۔ حکومت مذہب کے بارے میں کافی فراخ دل نظر آتی ہے۔ معتدبہ نو مسلم بھی نظر آنے لگے ہیں۔ بہت سی نئی مسجدیں بھی بن رہی ہیں۔ والحمدللہ علی احسانہ۔

مکرر دلی شکریہ۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

ا۔ اُوپر والے خط میں جو معلومات کتاب الخراج سے پوچھی گئی تھیں، وہ بالتفصیل مہیا کر دی گئی تھیں۔

[33]

لاہور۔ ۱۰ ربیع الأنور ۱۴۰۲ھ

برادر محترم زاد مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ، میں شرمندہ ہوں کہ اسلام آباد میں ہفتہ بھر رہا لیکن آپ سے رابطہ پیدا نہ کر سکا۔ صبح کے آٹھ بجے کانفرنس شروع ہوئی تھی اور دس گیارہ بجے رات تک سر کھجانے کو فرصت نہ ہوتی تھی۔ ہر روز خیال کرتا رہا کہ ٹیلیفون ہی کروں، عین وقت پر کوئی ملاقاتی ''نازل'' ہو جاتے رہے۔

کیا آپ کے ہاں **الفقه على المذاهب الأربعة** ہے۔ میرے خطبات بہاول پور کی ''تقریظ'' کرتے ہوئے علامہ رفیع اللہ شہاب نے کتاب مذکور، ج۳، ص ۴۲ کے حوالے سے لکھا ہے کہ مضاربہ (کمپنی) کی صورت میں شریک سرمایہ کو نفع میں شرکت کا تو حق [ہے]، خسارے میں شرکت کی ضرورت نہیں۔ کیا ان کا حوالہ اور ادّعا صحیح ہے؟

مجھے ۲۴ر جنوری کی شام کو پاریس جانا ہے۔ توقع نہیں کہ اس سے پہلے آپ کا جواب مل سکے۔ احتیاطاً بہرحال پتہ لکھتا ہوں۔

le/Mohiuddin Abdul Qadir, 2189, Pir I.B. Colony, Karachi.

خدا کرے آپ خیر و عافیت سے ہوں۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

[34]

۱۹ ربیع الآخر ۱۴۰۲ھ

محترمی زاد مجدکم

سلام مسنون ورحمۃ اللہ و برکاتہ، جرمنی گیا ہوا تھا۔ واپس آیا تو آپ کا عنایت نامہ ملا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ ''ھی فی اللغۃ... والخسارۃ علی صاحب المال''.

اوّلاً یہ لغوی معنی ہیں۔ شرعی اور اصطلاحی معنے بھی مولف نے دیئے ہیں یا نہیں؟ دوسرے صاحب المال کون ہے؟ جس نے قرض دیا ہے یا جس نے قرض لیا ہے؟ میری رائے میں وہ جس نے قرض دیا ہے یعنی سرمایہ مہیا کیا ہے اور یہ درست ہے۔ گویا وہ کسی کو ملازم رکھتا ہے کہ تجارت کرے اور کہتا ہے کہ نقصان میرا، نفع ہم دونوں کا[۱]۔

یوگوسلاویا کی زبان کا پہلے نام تھا: بوشناق یعنی بوسنیہ Bosnia کی زبان۔ اب ہر صوبے کی زبان کا نام الگ کر دیا گیا ہے: سربیا، کرواتیا، بوسنیا، مونٹی نیگرو وغیرہ۔ یہ زبان لاطینی اور روسی دونوں خطوں میں لکھی جاتی ہے، صوبوں کے فرق سے۔ اور دونوں خطوں میں کئی تراجم قرآن ہیں۔ ایک تازہ چھپا ہے لاطینی خط میں[۲]۔

میں سابق ''جنت نشان''[۳] کو جا نہیں سکتا کہ پناہ گزین ہوں۔ ممکن ہے کہ یہ خط آپ کو دارالمصنفین سے واپسی پر ہی ملے۔ وہاں کے تاثرات پر چند سطریں لکھ سکیں تو نوازش ہوگی۔

آپ کے عربی [رسالہ] ''الدراسات الاسلامیۃ'' کے تازہ نمبر میں میرا ایک مضمون چھپا ہے۔ معلوم نہیں اس کے آف پرنٹ نکالے گئے ہیں یا نہیں۔ خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔

مخلص

محمد حمید اللہ

۱۔ اس خط کو پچھلے خط سے ملا کر پڑھا جائے تو مقصود سمجھ میں آ جائے گا۔

۲۔ ان دنوں مرحوم جنرل ضیاء الحق کو بوسنیا کی طرف سے ان کی کسی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ پیش کیا گیا، اس کی زبان مجھے سمجھ نہیں آئی تھی، اس کے بارے میں دریافت کیا تھا۔

۳۔ مراد حیدر آباد دکن ہے۔

[35]

۱۲ جمادی الآخرہ ۱۴۰۲ھ

محترمی زادفیضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ بہت پیارے دوست ہیں۔ آپ سے جب نصف ملاقات بھی میسر ہو جاتی ہے تو باغ باغ ہو جاتا ہوں، طوّل اللہ عمرکم۔

اعظم گڑھ کے اجتماع کے حالات معارف اعظم گڑھ میں بھی آ رہے ہیں۔ آپ کی کرم فرمائی کا بھی شکریہ۔

میں بے وطن اور بے پاسپورٹ ہوں۔ یہاں سے مجھے جو Titre de voyage ملتا ہے اس پر صراحت ہوتی ہے کہ ہر جگہ جا سکتا ہوں بجز بھارت کے۔ یوں بھی میرے پاس امکان نہیں کہ ذاتی مصارف پر ایسے لمبے سفر کر سکوں۔

میرے مقالہ ڈارون کے لئے اطلاع کا شکریہ۔ اس کے لئے زحمت نہ فرمائیں۔ البتہ ہو سکتا ہے تو میری کتاب Muslim Conduct of State کا اُردو ترجمہ جو آپ کے ہاں طباعت کے لئے آیا ہوا ہے، اس کو کچھ چلتا کریں ممنوں ہوں گا۔ مترجمہ غازی صاحب کی بہن ہیں۔

جزئی احیاء کتب میں اس ناچیز نے بھی حصہ لیا ہے اور میری کتاب النبات للدینوری ایک جلد فرانسسی حکومت نے چھپوائی۔ ایک اور جلد حکیم محمد سعید صاحب ہمدرد فاؤنڈیشن کے ہاں عرصے سے موجود ہے۔ لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا۔

مغازی عروہ بن الزبیر اگر بازار میں ہو تو فوراً خرید لوں۔ دیکھی تو نہیں لیکن طبری وغیرہ کے ہاں اس کے جو اقتباسات ہیں، ان سے کچھ نہ کچھ واقفیت رہی ہے۔

خدا کرے آپ کی ڈاکٹریٹ کی کارروائی جلد حُسنِ اختتام کو پہنچے۔ پیشگی مبارکباد عرض کرتا ہوں۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

۱۔ افسوس کہ یہ ترجمہ کہیں ضائع ہوگیا اور آج تک کہیں چھپ نہ سکا۔

[36]

۲۹ جمادی الآخرہ ۱۴۰۲ھ

محترمی زاد مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ، ابھی ابھی آپ کا کرم نامہ ملا۔ ممنون ہوا۔

خطبات بہاولپور کا غلط نامہ ان شاء اللہ چند دن میں فوٹو کاپی لے کر آپ کو ارسال کرتا ہوں۔ اگر آپ کتاب کے پڑھنے میں دیگر غلطیوں سے دوچار ہوں تو از راہ کرم مجھے ان کی اطلاع سے محروم نہ رکھئے۔

آدمی خط یا جواب قلم برداشتہ لکھتا ہے۔ اس پر اتنی احتیاط نہیں برتتا جتنی مثلاً کسی مقالے یا کتاب میں۔ اس لئے میرے خطوط کی اشاعت مجھے پسند نہیں، بجز اس کے کہ خط کسی رسالے یا اخبار کو اشاعت ہی کے لئے لکھوں۔ بہرحال انتظار کیجئے تاکہ میری زندگی کا آخری خط لکھ کر چلا جائے[1]۔ ایک بات البتہ ذہن میں آ رہی ہے، ایک پرلطف خط۔ لیوی دیلّا ویدا اٹلی کے سربرآوردہ مستشرق تھے [جو] مجھ سے خاص مہربانی سے پیش آتے تھے۔ ایک بار روم گیا تو اپنے گھر میں ٹھہرایا، خود ساتھ لے کر واتیکان گئے اور وہاں کے بعض مخطوطات کے میکروفلم دلائے، خیر۔ ایک مرتبہ انہوں نے لکھا کہ ان کے پاس ایک گمنام عربی کتاب ہے عبرانی رسم الخط میں، ناقص الاوّل، شروع ہوتی ہے فلاں جملے سے۔ گمان ہے کہ یہ فلاں مولف کی کتاب ہوگی۔ میں نے استانبول میں ان کی بیان کردہ عربی کتاب کا مخطوطہ پایا۔ ابتدائی حصہ جو عبرانی خط کے مخطوطے میں مفقود تھا وہ بھی لکھ بھیجا اور آخر میں لکھا: ”مجھے یقین ہے کہ آپ ایک جادوگر ہیں (کہ کتاب کو صحیح طور سے معلوم کر لیا کہ وہ کس کی ہے) اور یہ یقین اس لئے بھی مستحکم ہو جاتا ہے کہ استانبول کے مخطوطے کے آخر میں جو فوائد ہیں ان میں ایک دعا یا طریقہ ’فی ابطال السحر‘ بھی ہے!“۔ وہ بوڑھے تھے۔ عادتی طور پر ذرا دیر ہی سے جواب دیتے تھے۔ مگر اس پر پھڑک اٹھے فوراً جواب دیا کہ ہاں ایسا جادوگر ہوں جسے سڑک پر زندہ جلایا جاتا ہے، تمہاری تلاش کا شکریہ وغیرہ۔

کیا ایک نئی زحمت بھی دے سکتا ہوں۔ کئی اور لوگوں کو بھی لکھ چکا ہوں۔ موفق الدین ابن قدامہ کی اصول فقہ میں ایک کتاب ہے ”الروض“۔ معلوم ہوا کہ اس میں ایک باب، یا ایک فصل، ”سنن/شرائع مَن کان قَبلکم“ پر ہے۔ وہ یہاں کہیں نہ ملی۔ اگر یہ کتاب اتفاقاً آپ کے ہاں ہو تو

کسی فرصت میں متعلقہ جو دوچار صفحے ہوں ان کی نقل سے نوازیں(۲)۔ والأجر عنداللہ۔

نیازمند

محمد حمید اللہ

۱۔ میں نے بارہا ڈاکٹر صاحب سے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ آپ کے خطوط جمع کرنا چاہتا ہوں، اس لئے جن حضرات کو آپ نے خط لکھے ہیں، ان کے پتہ جات دیں، اگر خطوط کی نقل رکھی ہو تو وہ عنایت فرمائیں مگر موصوف اس کے حق میں نہیں تھے۔ اسی ضمن میں یہ بات انہوں نے لکھی ہے۔

۲۔ کتاب کا عنوان ہے: ''روضۃ المناظر و جنۃ المناظر''۔ اس کے ص ۸۲ تا ۸۴ کی فوٹو ارسال کی گئی تھی۔

[37]

۱۳ رجب ۱۴۰۲ھ

محترم و مکرم زاد فیضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ، عنایت نامہ ملا۔ کہہ نہیں سکتا کتنا ممنون ہوا۔ کئی اور ''علماء'' کو بھی لکھا تھا۔ کسی نے جواب نہ دیا، خیر۔ بارک اللہ فیہم(۱)۔

مولف کی ہوں یا کاتب (کمپوزیٹر) کی، غلطیاں برآمد ہوں تو کارآمد چیز ہیں۔ کاتب کی غلطی ناظرین کے لئے، اور اس دفعہ یہ غیر معمولی طور پر کثیر ہوئی ہیں؛ مولف کی غلطی پر تنبہ سے یا مولف کے خیال کی اصلاح ہوتی ہے یا اس کے جواب پر ہماری ممکنہ غلط فہمی کی۔

ایک مرتبہ مرحوم اُبوالاعلیٰ مودودی صاحب کو میں نے لکھا کہ ان کی تفسیر میں ایک جگہ حضرت جوہریہؓ کو یہودی الاصل چھپ گیا ہے۔ وہ خزاعیہ، یمنیہ تھیں۔ یہودی الاصل تو میرے علم میں صرف حضرت صفیہ تھیں، ان کا حوالہ پوچھا، فوراً قبول کیا کہ سہوقلم ہوا ہے، آئندہ اصلاح کر دوں گا۔ معلوم نہیں جدید طباعت میں تصحیح ہوئی یا نہیں(۲)۔ اس کا علم پھیلنا چاہئے کہ مولف مرحوم کی کتابیں بہت پڑھی جاتی ہیں۔

میں الاسنوی کی اصول فقہ سے تو واقف ہوں لیکن سُنَنِ مَن قَبلکم پر بھی انہوں نے کچھ لکھا ہو، اس پر نظر نہ پڑی تھی۔ کتاب بڑی ہے، اگر بغیر عجلت کے، کسی آئندہ خط میں صفحے اور جلد کی نشاندہی ہو سکے تو عنایت ہوگی۔ امام غزالی ہی نہیں آٹھ دس دیگر قدماء (بشمول جصاص) کے اقتباسات میرے پاس جمع ہو گئے ہیں۔ مصطفیٰ زید سے البتہ واقف نہیں ہوں(۳)۔

آپ نے محمود وائی زاہد لکھا ہے۔ میرے پڑھنے میں تو وہ ZAYID تھا۔ مگر آپ بہتر واقف

ہیں[۴]۔ مجھے تو اب یادنہیں کہ کہاں پڑھا تھا۔ **بارک الله فیکم و جزاکم خیر الجزاء.**

مکرر شکریہ۔ خدا کرے آپ خیر و عافیت سے ہوں۔ کار لائقہ سے ضرور یاد فرمائیں۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

۱۔ سابقہ خط میں مطلوب معلومات بھیجی تھیں۔

۲۔ یہ بات ابھی تک پایہ صحت کو نہیں پہنچی کہ مولانا کی کتب میں اس کی درستی کر دی گئی ہے یا نہیں؟ مجھے معلوم نہیں ہوسکا کہ یہ ذکر تفسیر میں کس جگہ ہے؟

۳۔ مصری عالم ہیں، انہوں نے قرآن کے بارے میں کوئی تحریر شائع کی تھی اس کا ذکر ہے۔

۴۔ زاید ہی ٹھیک، میرے خط کو ٹائپ کرتے وقت یہ غلطی ہو گئی تھی۔

[38]

۲۴ رجب ۱۴۰۲ھ

محترم و مکرم زاد مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ کرم ہای تو کرد ما را گستاخ۔

جنوری ۱۹۸۲ء کا رسالہ قومی زبان ابھی ابھی آیا ہے۔ اس میں صفحہ ۶۲ پر کسی میر عبدالعزیز صاحب کا ایک مضمون ''قرآن مجید کا کشمیری ترجمہ'' اخبار / رسالہ ''انصاف'' راولپنڈی مورخہ ۱۷/ اپریل ۱۹۸۱ء صفحہ ۴ کا حوالہ دیا گیا ہے۔ کیا اس کی اصل یا نقل یا خلاصے کے حصول کا کوئی امکان ہے؟ عجلت بالکل نہیں۔ میری تالیف القرآن فی کل لسان کی طباعت جدید کے وقت کام آنے والا مواد ہوگا۔ اس مدد پر خدا آپ کو جزائے خیر دے گا۔

کوئی خدمت میرے لائق؟ **حفظکم الله و عافاکم.**

نیاز مند

محمد حمید اللہ

۱۔ موصوف قرآن کریم کے کشمیری ترجمے سے بہت دلچسپی رکھتے تھے، اس لئے یہ معلومات اکٹھی کر رہے تھے۔

[39]

۲۲ رمضان ۱۴۰۲ھ

محترمی دام لطفکم

سلام مسنون ورحمۃ اللہ و برکاتہ، آج آپ کے ہاں سے دراسات اسلامیہ (عربی) ج۱۷، ع۴ پہنچا، دلی شکریہ۔ اس میں خطبات بہاول پور پر ایک طویل تقریظ چھپی ہے۔

آج کی تحریر کا باعث کچھ اور ہے:

بہت دن غفلت کرتا رہا۔ اب کل ہی اپنا وصیت نامہ نوٹری کے ہاں رجسٹر کرا دیا ہے کہ یہاں میرے کوئی رشتہ دار نہیں بالکل تنہا ہوں۔ میرے ہاں بہت سے مائکروفلم ہیں مثلاً فقہ حنفی کے نوادر (استانبول سے)۔ قرآن مجید کے الخمیادو تراجم (اسپینی زبان عربی خط میں)۔ وغیرہ وغیرہ۔ میں نے اپنے وصی سے خواہش کی ہے کہ یہ ذخیرہ آپ کو بھجوا دیں، اگر آپ کو پسند ہو۔ یہ کب ہوگا، خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ کیا آپ کے ادارے کے لئے ممکن ہے کہ وزارت خارجہ کو خط لکھیں کہ اگر حمیداللہ کی وفات پر اس کے وصی پاریس کے سفارت خانے کو مائکروفلموں کا ایک بستہ پہنچائیں تو لے کر ڈپلومیٹک بیگ سے وہ آپ کو بھجوا دیں؟ ایسا مراسلہ اگر وہ پاریس کی سفارت گاہ کو بھیجیں تو براہ کرم اس کی ایک نقل آپ کو، اور ایک نقل مجھ کو بھی دیں۔ یہ میں فلموں کے بستے میں اپنے وصی کی ہدایت کے لئے رکھ دوں گا۔ یہ آپ کی مرضی پر ہے، آپ پر جبر کرنا نہیں ہے[1]۔

ان شاء اللہ آئندہ ہفتے الجزائر جا رہا ہوں۔ دو ہفتوں میں واپسی کی توقع ہے۔ وہاں ایک کانفرنس میں بلایا گیا ہوں۔

دیگر حالات گزر رہے ہیں۔ خدا آپ کو خیر و عافیت سے رکھے، عید مبارک۔

مخلص

محمد حمید اللہ

۱۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنی مائیکروفلمیں ادارہ تحقیقات اسلامی کے کتب خانہ (اسلام آباد) کو دینے کی وصیت کی تھی۔ میں نے اس ضمن میں بھاگ دوڑ کر کے وزارت خارجہ کی معرفت اس وقت کے ڈائریکٹر سے خط لکھوائے، اور اس وصیت کو باقاعدہ درج کرا دیا تھا۔ چنانچہ اس سلسلے میں آخری خط (جس کا ذکر ڈاکٹر صاحب نے اپنے اگلے خط نمبر ۵۱ میں کیا ہے) میں اطلاع دے کر اطمینان کا اظہار بھی کیا تھا۔

[40]

۹ اگست ۱۹۸۲ء

محترمی زاد مجدکم

سلام نیاز۔ ابھی ابھی الجزائر کے سفر سے تھکا ماندہ واپس آیا تو منتظر ڈاک میں عنایت نامہ ملا۔ باعث ممنونیت ہوا۔

فرانسیسی وزارت خارجہ سے میرے کوئی مراسم نہیں۔ مائکروفلموں کے لئے سونچوں گا۔ فی الوقت تو کوئی چیز ذہن میں نہیں آ رہی ہے۔

میری نشریات کی قلمی فہرست مطبوعہ فہرست سے کچھ بہت زیادہ مفصل نہیں ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ہر روز اس میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ گزشتہ ہفتوں میں چار پانچ نئے اندراجات کی ضرورت پیش آئی۔ قلمی فہرست کے فوٹو بھیجوں تو وہ بھی جلدی میں فرسودہ ہو جائیں گے۔ مطبوعہ فہرست میں جو حوالے ہیں وہ تلاش کے لئے کافی ہیں[1]۔

خدا آپ کو تادیر سلامت رکھے۔

مخلص

محمد حمید اللہ

۱۔ آپ کی جملہ مطبوعہ تحریرات ایک بڑے رجسٹر میں درج ہوتی رہتی تھیں، جن کی تعداد خاصی بڑی تھی، میں نے اس کی فوٹو طلب کی تھی، مگر میں محروم رہا۔ اس کی نقل میرے دوست جناب ڈاکٹر عُزیر شمس (ھندی الأصل حال مکہ مکرمہ) نے اپنے سفر پیرس میں جناب ڈاکٹر حمیداللہ صاحب سے لے لی تھی۔ اب غالبًا اس کی واحد فوٹو انہی صاحب کے پاس ہے۔

[41]

۲۴ محرم ۱۴۰۳ھ

محترم و مکرم دام لطفکم

سلام نیاز (سلام روستائی بیغرض نیست)۔

خدا کرے آپ خیر و عافیت سے ہوں۔ عجلت میں ہوں اور ایک زحمت دینے کی جرات کرتا ہوں۔

آپ لاروس سے واقف ہوں گے جو فرانس کی ایک مشہور الفاظ و اعلام کی قاموس ہے۔ اس کے پبلشر نے مجھے خط لکھا ہے کہ ''ہم اس میں ابوالاعلیٰ مودودی کا نام شامل کرنا چاہتے ہیں اور ان کی ولادت اور وفات کی تاریخیں مطلوب ہیں''۔

کیا آپ اس بارے میں کچھ مدد فرما سکتے ہیں[1]؟ پیشگی شکریہ۔

کراچی کے ''پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی جرنل'' کے اکتوبر نمبر میں میرا ایک مضمون شائع کرنے کا وعدہ ہوا تھا۔ کیا وہ شائع ہوا ہے یا ابھی مطبع ہی میں ہے؟ زحمت معاف فرمائیں۔

مخلص

محمد حمید اللہ

۱۔ اس بارے میں میں نے مکمل معلومات (۲۵ ستمبر ۱۹۰۳ء-۲۲ستمبر ۱۹۷۹ء) فوری طور پر ۴ دسمبر ۱۹۸۲ء والے خط میں بھیج دی تھیں۔

[42]

۳ ربیع الأنور ۱۴۰۳ھ

محترم و مکرم زاد فیضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ نوازش نامہ ملا۔ ممنون ہوا۔ جزاکم اللہ فی الدارین خیرا۔

خدا کرے آپ کی ڈاکٹریٹ کا قصہ جلد بخیر و خوبی طے ہو جائے۔

آپ کو علم ہے کہ مجھے نباتات سے بھی دلچسپی رہی ہے اور دینوری پر اس سلسلے میں کام بھی کیا ہے۔ اس سلسلے میں صاغانی سے بھی کتاب العباب کی کامل ورق گردانی میں سابقہ رہا ہے۔ کل رات کو اس کا ذکر تاج العروس اور لسان العرب میں مادہ ''غزیذ'' کے سلسلے میں بھی پایا۔

''وقال الصاغانی هو بالراء [: غريد] وقد ذكر أبو حنيفة هكذا و أنشد الرجز:

''هز الصبا ناعم ضالٍ غريدا''.

خدا کرے آپ اور اہل و عیال سب بخیر و عافیت ہوں۔

تتمہ: پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی جرنل کا اکتوبر ۱۹۸۴ء نمبر ممکن ہے نظر سے گزرا ہو۔ معلوم نہیں میرے

ناچیز مضمون سے آپ نے کیا تاثر لیا۔

المفتقر الی اللہ

محمد حمید اللہ

[43]

۹ فروری ۱۹۸۳ء

مخدومی و محترمی زاد مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ۴ ماہِ رواں کا خط آج صبح پہنچا۔ ممنونیت اور مسرت کا باعث ہوا۔ خدا آپ کو سدا اپنے برکات سے نوازے۔ ڈاکٹری کی مبارکباد۔

اگر زندگی ہے تو جہاں کا آب و دانہ ہوگا کشاں کشاں پہنچنا ہوگا۔ ویسے سچ تو یہ ہے کہ اب عمر اس کی اجازت نہیں دیتی کہ لمبے سفر کروں۔ اس سے خاص کر زیر تکمیل کام بند اور معطل ہو جاتے ہیں۔ **والأمر بيدالله.**

خدا کرے آپ اور اہل و عیال سب خیر و عافیت سے ہوں۔ والسلام

نیاز مند

محمد حمید اللہ

[44]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

4, Rue de Tournon,
Paris VI, France.

۱۵ شعبان ۱۳۷۸ھ

مکرمی، سلام مسنون

بعض اہم تر مصروفیتوں کی وجہ سے آپ کے عنایت نامے کا جواب آج تک ملتوی رہا، معذرت چاہتا ہوں۔ موتمر مستشرقین ایک خانہ بدوش انجمن ہے۔ جو ملک اسے دعوت دیتا ہے وہیں اس کا دفتر (اجلاس مابعد تک) قائم ہو جاتا ہے۔ گزشتہ اجلاس کے معتمد کا پتہ یہ ہے:

Prof Wehr,

Oriental Seminar, University Muster, (West) Germany.

آئندہ اجلاس کے پتے کے لئے روسی سفیر کراچی سے خط و کتابت فرمائیں۔

روئدادیں چھپتی ہیں لیکن زبان وار نہیں[۱]۔ سب ملا کر قدیم روئدادیں تو اب نہ مل سکیں گی۔ بہرحال ذیل کے پتے سے خط و کتابت فرمائیں:

E.J. Brill Ltd., Booksellers, Leiden, Holland.

امید ہے کہ ہوائی ڈاک استعمال نہ کر سکنے پر آپ مجھے معاف فرمائیں گے۔

مخلص

محمد حمید اللہ

۱۔ موتمر مستشرقین انیسویں صدی میں قائم ہوئی جس کے ایک خاص عرصہ کے بعد اجلاس ہوتے، جن میں مشرقیات سے متعلق بلند پایہ تحقیقات پیش کی جاتی تھیں۔ اس کے چند اجلاس کی روداد مجلّہ معارف (اعظم گڑھ) میں ڈاکٹر صاحب موصوف کے قلم سے نکلیں۔ ان دنوں (۱۹۵۶ء) معارف میرے پاس آنا شروع ہوا تھا۔ مجھے مستشرقین کے کاموں سے دلچسپی پیدا ہوئی، چنانچہ اس انجمن کا پتہ اور رودادوں کے بارے میں ڈاکٹر صاحب سے پوچھا تھا۔

[45]

۱۶ رجب ۱۴۰۳ھ

محترم و مکرم زاد فیضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ، خدا کرے آپ خیر و عافیت سے ہوں۔ سوائے اس کے کیا تمہید ہو کہ: کرم ہای تو کرد ما را گستاخ۔

دو چیزیں پوچھنی ہیں:

۱۔ کئی سال ہوئے کسی رسالے میں بالاقساط ایک مضمون چھپ رہا تھا State letters of calif Umar کیا آپ اس سے دوچار ہوئے ہیں کہ مجھے کچھ تفصیل دے سکیں[گے][۱]؟

۲۔ کیا ایسی کوئی کتاب ہے: Shafiq Brelvi: Muhammad & his glories بیس ایک سال قبل کی[ہے]؟

نیاز مند قدیم

محمد حمید اللہ

۱۔ یہ اشارہ تھا احمد فارق (دہلی) کی طرف جنہوں نے ''حضرت عمرؓ کے سرکاری خطوط'' شائع کئے تھے۔

[46]

۱۶ شوال ۱۴۰۳ھ

محترم و مکرم زاد مجدکم

سلام مسنون ورحمۃ اللہ و برکاتہ، سلام روستای بیغرض نیست؟ کیا پھر ایک زحمت دے سکتا ہوں؟

تفسیر ابن کثیر میں سورۂ اعراف کی آیت ﴿**الذین یتّبعون الرسول النبی الامی**﴾ (ج۲، ص ۲۵۱) میں لکھا ہے:

"وقال الحاکم صاحب المستدرک أخبرنا محمد بن عبدالله البغوی ... عن هشام بن العاص الأموی قال بعثتُ أنا ورجل آخر إلی هرقل صاحب الروم"

یہاں کتب خانے میں مستدرک تو موجود ہے لیکن ناقص۔ اس لئے دو تین گھنٹوں کی ورق گردانی کے باوجود مطلوب حاصل نہ ہو سکا۔ یہ حضرت ابوبکر کی سفارت سے متعلق ہے اور انبیاء کی تصویروں سے بحث ہے جو ہرقل کے ہاں تھیں۔

اگر وہاں مستدرک موجود ہو تو غالبًا اس کی دوسری یا تیسری جلد میں صحابہ کے اسماءِ گرامی کا انڈکس ہے۔ اس میں ہشام بن العاص کا نام ہو تو شاید مذکورہ قصے کا مقام مل جائے گا[1]۔

اگر آپ کی زحمت فرمائی سے مل جائے تو فبہا ورنہ مشقت مطلوب نہیں۔

خدا کرے آپ خیر و عافیت سے ہوں۔

نیاز مند
محمد حمید اللہ

۱۔ میں نے اس اطلاع کو المستدرک میں بہت تلاش کیا۔ اس میں انڈیکس تو نہیں البتہ صحابہ کرام کے اسماء کی فہرست ہے، اسے بغور دیکھا مگر ہشام بن العاص سے مروی یہ بات کہیں سے نہ ملی۔ البتہ میں نے اسے علامہ بیہقی کی کتاب دلائل النبوۃ میں بیک واسطہ الحاکم کی یہ خبر ڈھونڈ لی تھی اور ڈاکٹر صاحب کو متعلقہ حصہ کا فوٹو بھجوا دیا تھا۔

[47]

۲۵ اگست ۱۹۸۳ء

محترم و مکرم زاد مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ، عنایت نامہ ملا، ممنون ہوا۔ مگر آپ نے بے سود زحمت فرمائی اور بے ضرورت مصارف برداشت فرمائے ہیں: دلائل النبوۃ للبیہقی سے میں واقف ہوں اور استفادہ کر چکا

ہوں (کوئی پندرہ بیس سال پہلے اس کے مخطوطے پہلی بار استانبول میں دیکھے تھے)۔ تصاویر انبیاء کے اس قصے کے متعلق میرے ماخذ زمانہ وار یہ ہیں: الأخبار الطّوال للدینوری، (المستدرک للحاکم!!)، دلائل النبوۃ لأبی نعیم، دلائل النبوۃ للبیھقی، ابن کثیر کی تفسیر، تاریخ الاسلام للذھبی، (اور جزء التاریخ الکبیر للبخاری)، المعجم الکبیر للطبرانی کو ابھی دیکھا نہیں۔ وہاں امکان ہے آپ کو مستدرک میں تلاش کی زحمت رہی، معاف فرما دیں۔ صاحب الغرض مجنون، غرضمندی سے آپ کو زحمت دی تھی۔ میں نے پہلی دفعہ اس کا ذکر ۱۹۳۵ء میں اپنے فرانسیسی مقالہ ڈاکٹری میں کیا تھا۔

آپ نے ریڈیو پر میری ثناخوانی کا ذکر فرمایا ہے۔ کراچی کے مسلم ورلڈ میں جس دستوری خاکے کا خلاصہ آیا ہے، اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ میری کوئی چیز بھی پسند نہ آئی۔ میرا نام نہ ہوتا لیکن میری تجویزوں میں سے کوئی ایک بھی قبول کی گئی ہوتی تو مجھے لاکھ گنا زیادہ مسرت ہوتی، خیر اللہ کی مرضی[1]۔

ستمبر کے اواخر میں ڈربن یونیورسٹی کی مجھ کالے کو ایک دعوت آئی ہے۔ **واللہ المستعان وعلیه التکلان.**

خدا کرے آپ ہر طرح صحت و عافیت سے ہوں۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

ا۔ ۱۴راگست ۱۹۸۳ء کی شام کو صدر پاکستان نے ایک خاص طرزِحکومت بنانے میں ریڈیو، ٹی وی پر جن مقتدر حضرات کی مدد طلب کی تھی ان میں ڈاکٹر محمد حمیداللہ صاحب اور علامہ محمد اسد لیوپولڈ کے اسماء گرامی بھی تھے، جس کی اطلاع میں نے ڈاکٹر صاحب کو دی تھی۔

[48]

۵ صفر ۱۴۰۴ھ

محترم و مکرم زاد فیضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ! الدراسات الاسلامیہ کا تازہ شمارہ ابھی ابھی آیا ہے۔ اس میں آپ کا مقالہ جالب نظر تھا۔ آپ نے بقامت کہتر بقیمت بہتر کا مصداق جو مخطوطہ شائع کیا ہے اس پر مبارکباد پیش کرتا ہوں[1]۔ ابن فارس کے خیالات سے اختلاف کیا جا سکتا ہے، لیکن ہماری سلف کی قیمتی تحقیقات کو تاتاریوں اور فرنگیوں نے جس بے دردی سے ضائع کیا، ان کے جلتے گھر میں سے

آپ نے ایک اور بمبو نکال لیا۔ جزاکم اللہ خیرا۔ ترجمہ قرآن کے سلسلے میں مجھے خود اس مسئلے سے نبٹھنا [نبٹنا] رہا اور رہے گا۔

۱۔ کیا آپ کو ایک نئے زحمت دے سکتا ہوں؟ ایک مشہور کتاب ہے: Eclipse of Christianity in Asia عرصہ دراز ہوا دیکھی ہے۔ آج کل اس کی ضرورت پیش آئی ہے لیکن مولف کا نام یاد نہیں آ رہا ہے کہ کتب خانہ جا کر دیکھ سکوں۔ کیا آپ اس میں کچھ مدد دے سکتے ہیں؟ (یعنی مولف کا نام)۔

۲۔ اسی طرح کیا آپ کے ذہن میں تبلیغ اسلام کی قدیم کوششوں پر کوئی کتاب یا مقالہ ہے؟ آرنلڈ کی پریچنگ سے میں واقف ہوں۔

۳۔ میری حقیر کتاب ''امام ابو حنیفہ کی تدوین قانون اسلامی'' کا نیا اڈیشن عرصے سے کراچی میں مطبع میں ہے۔ کیا وہ کتاب چھپ گئی ہے؟ ہمارے ناشر اب اتنے مشغول ہیں کہ جواب کی بھی فرصت نہیں پاتے۔

۴۔ آخری چیز: اکتوبر ۱۹۸۴ء کے جرنل پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی میں آپ نے میرا مضمون جنگ جمل وصفین پر دیکھا ہوگا۔ اس میں طباعتی غلطیاں تھیں۔ کیا ان کو اس کے بعد کے کسی شمارے میں چھاپا ہے؟ اگر غلط نامہ چھپا ہو تو اس صفحے کی فوٹو کاپی کیا بھیجی جا سکتی ہے؟ دلی ممنونیت کا باعث ہوگا۔ اسی رسالے کے شاید آئندہ نمبر میں ''تحریری وصیت نامہ نبوی'' پر بھی کچھ خیال آرائی کی ہے[۲]۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

۱۔ میں نے ابن فارس لغوی (م ۳۹۴ھ) کا یہ رسالہ ''افراد کلمات فی القرآن'' ایڈٹ کر کے الدراسات الاسلامیہ (جلد ۱۸ ش ۳، مئی-جون ۱۹۸۳ء) میں چھاپا تھا۔

۲۔ یہ جملہ معلومات ڈاکٹر صاحب کو بھیج دی گئی تھیں۔

[49]

۱۷ صفر ۱۴۰۴ھ

محترم و مکرم حفظکم اللہ وعافاکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔

عنایت نامہ ملا۔ سخت تاسف ہوا کہ پھر یہ ایک حادثہ خاندان میں پیش آیا ہے۔ خدا جلد صحت عاجلہ و کاملہ عطا فرمائے[۱]۔ میں شرمندہ ہوں کہ آپ کے زحمت کا باعث بنا۔ میرے سوال کو کوئی

اہمیت نہیں ہے۔ اسے بھلا دیں۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

ا۔ میرے بڑے بچے نورالصباح ساطع کا بازو دوسری مرتبہ ٹوٹ گیا تھا، اس سے قبل اس وقت ٹوٹا تھا جب ڈاکٹر صاحب سن ۱۹۸۰ء میرے گھر تشریف لائے تھے۔

[50]

یکم ربیع الآخر ۱۴۰۴ھ

محترم و مکرم زاد فیضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میں گزشتہ خط کے بعد سے آپ کو لکھنے اور بچے کی صحت کی خبر پوچھنے سے ہچکچاتا رہا کہ آپ کی مشغولیتوں میں مزید غیر ضروری بار ڈالنا تھا۔ آخر آپ ہی نے زحمت فرمائی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اطمینان ہوا کہ بچہ رو بہ صحت ہے۔ خدا آپ کے سایۂ عاطفت میں اسے حسناتِ دارین عطا فرمائے۔ آپ کا مرسلہ غلط نامہ بھی ملا۔ دلی ممنونیت کا باعث ہوا۔ دیگر چیزوں کے لئے زحمت کی ضرورت نہ تھی اور نہ ہے۔

شاید جرنل پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی کا اکتوبر نمبر نظر سے گزرا ہو۔ اس میں ''تحریر وصیتِ نبوی'' کے متعلق کچھ معلومات جمع کئے ہیں۔

کوئی کار لائقہ ہو تو یاد سے شاد فرمائیں۔ میں نے شرح السیر الکبیر للسرخسی کا فرانسیسی ترجمہ (۳۰۰۰ صفحوں میں) کیا تھا۔ الحمدللہ اسے انقرہ نے قبول کر لیا ہے اور پروف آنے لگے ہیں۔ انڈکس بھی بنانا ہے۔

آپ کے پیش نظر مضمون ''عہد رسالت میں عربوں کا لسانی ماحول'' کا سچ تو یہ ہے کہ مفہوم پوری طرح سمجھ نہ سکا۔ پروفیسر Fuck کی کتاب ''العربیۃ'' سے یقیناً آپ واقف ہوں گے۔ ایسے حوالے ملتے ہیں کہ قبائل کی بولیوں میں فرق تھا (ابوہریرہؓ کا مدیہ/سکین کا قصہ آپ جانتے ہیں) یقیناً نثر اور نظم کی بولیوں میں بھی فرق تھا۔ اگر مفہوم بہتر سمجھ سکوں تو شاید کچھ معلومات عرض کر سکوں۔ ایک دفعہ ارادہ کیا تھا کہ عہد نبوی کے سَبّ و شتم کو بھی جمع کروں[1]۔

خدا کرے وہاں اور سب خیر و عافیت ہو۔ احباب کو سلام

نیاز مند

محمد حمید اللہ

ا۔ ''عہدِ رسالت میں عربوں کا لسانی ماحول'' پر ایک مضمون لکھنے کے لئے راہنمائی طلب تھی، اس مضمون کو ڈاکٹر جواد علی نے تاریخ العرب قبل الاسلام میں تفصیل سے اس کتاب کی جلد۸ میں لکھا ہے۔

[51]

۲۴ ربیع الآخر۱۴۰۴ھ

محترمی زاد لطفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ، ۲۱ جنوری کا عنایت نامہ ابھی ابھی ملا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ وزارت خارجہ کے پاس سے تو خط نہ آیا۔ آپ کی مرسل نقل اپنے وصیت نامے میں داخل کرنے کے لئے مسجد 39, Rue de Tanger, Paris-19 کو ان شاء اللہ دے رہا ہوں[1]۔

زاید صاحب کے انگریزی ترجمہ قرآن کی اطلاع کے متعلق دلی شکریہ۔ اگر مصارف ڈاک وغیرہ مجھ سے قبول کئے جاتے ہیں تو ضرور ایک نسخہ سمندری ڈاک سے بھیج دیجئے۔ تین چار ماہ میں پہنچ جائے گا، پیشگی شکریہ عرض ہے۔

ایک نوجوان جاپانی لڑکی الحمدللہ مسلمان ہو چکی ہے اور یہاں آ کر ''اسلام جاپان میں'' پر مقالہ تیار کر رہی ہے۔ کیا آپ کے ہاں اس موضوع پر کوئی معلومات یا کتابیات ہیں[۲]؟

حفظکم اللہ وعافاکم۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

ا۔ اُوپر خط نمبر ۳۹ میں اس امر کا ذکر آیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب اپنے ہاں موجود مائیکروفلموں کو ادارہ تحقیقات اسلامی کے کتب خانے میں دینے کے بارے میں وصیت کرنا چاہتے تھے، جس کے ضمن میں کارروائی مکمل کرا دی گئی تھی۔ یہ اسی سے متعلق خط

ہے۔

۲۔ میں نے ''جاپان میں اسلام'' سے متعلق جاپان میں ایک دو اداروں کو لکھا تھا، جن کی طرف سے آمدہ معلومات اپنے خط محررہ ۱۱ مارچ ۱۹۸۴ء میں ڈاکٹر صاحب کو بھجوا دی تھیں۔ موری موٹو کی کتاب اور جاپانی مسلمانوں کے ایک رسالہ Forum کی اطلاع بھی دی تھی۔

[52]

۲۱ جمادی الآخرہ ۱۴۰۴ھ

محترم و مکرم زاد مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ، عنایت نامہ مل گیا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ ان شاء اللہ زاید صاحب کا ترجمہ قرآن مجید کچھ عرصے میں مل جائے گا۔ پیشگی شکریہ پیش ہے۔ لیکن بہ منت التجا ہے کہ اس کے ہدیے اور مصارف ڈاک سے مطلع فرمائیں۔ اس کے بغیر تا زیست خلش و خلجان بھی رہے گا اور آئندہ پھر کسی ضرورت کی آپ کے ذریعے سے تکمیل کرانے کی جسارت بھی نہ کر سکوں گا۔ باقی یہ آپ کا اختیار ہے کہ اسے وہاں وصول فرمائیں یا کہیں اور کسی کو دلوائیں۔ براہ کرم اس کو اہمال میں نہ ڈالئے۔ بہ منّت التجا ہے اور جلد سے جلد تاکہ زندگی ہی میں اسے فرض کی ادائی سے فارغ ہو جاؤں۔

کیا وہاں عبداللہ یوسف علی مرحوم مترجم قرآن کی تاریخِ وفات کا پتہ چل سکتا ہے؟

کل ایک عجیب چیز معلوم ہوئی۔ آپ کو بھی حصہ دار بناتا ہوں۔ ڈچ زبان میں مذہب (Religion) کے لئے لفظ ہے: (Gods خدا، dienst خدمت) جو نماز کے لئے زیادہ موزوں ہے لیکن وہ دین کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ حیرت اس پر ہوئی کہ عربی میں، قرآن مجید میں بھی ایسا ہی ہے: سورہ ہود نمبر۱۱ آیت نمبر۸۷ میں ﴿أصلوتك تأمرك أن نترك ما يعبد آباؤنا﴾ یہاں صلاۃ کا ترجمہ نماز کچھ بنتا نہیں۔ میں نے اپنے فرانسیسی ترجمے میں جھجکتے ہوئے Cult ترجمہ کیا تھا۔ اب تو جی چاہ رہا ہے کہ Religion ہی دے دوں۔ ربنا إهدنا الصراط المستقيم. گویا جزء کو کل کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ مثلاً ﴿واركعوا مع الراكعين﴾ میں بھی صرف رکوع مراد نہیں پوری نماز مراد ہوتی ہے۔

کوئی کار لائقہ؟ ان شاء اللہ بچہ اب چنگا ہو چکا ہوگا۔

حفظکم اللہ وعافاکم۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

[53]

۲۵ جمادی الآخرہ ۱۴۰۴ھ

محترم و مکرم زاد فیضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ کرم نامہ مل گیا۔ خدا آپ کو جزائے خیر دے۔ میں ہماری آپ کی بھانجی/بھتیجی ''کا یکؤ'' کو اس کی اطلاع دے رہا ہوں۔ میں خیال کرتا ہوں کہ وہ اس سے ناواقف نہ ہوگی۔ وہ غیر مطبوعہ انگریزی کتاب کے مولف موری موٹو سے واقف ہونا بیان کر چکی ہے[۱] (میں بھی ان صاحب سے جو نومسلم ہیں ٹوکیو میں مل چکا ہوں)۔ اگر آپ ٹوکیو کو رسمی شکریہ نامہ لکھیں تو آپ ان سے کہہ سکتے ہیں کہ آپ کے علم میں Forum سے پہلے کا ایک اور انگریزی ماہنامہ Greenflag بھی ہے۔ وہ بھی زیادہ عرصہ زندہ نہ رہا۔ مگر دلچسپ معلومات کا حامل تھا۔ (میرے بھی شاید دو مضمون اس میں چھپے تھے)۔

الحمدللہ آج اپنے فرانسسی ترجمہ قرآن کے پروف واشنگٹن کو واپس کر چکا ہوں۔ الحمدللہ یہ تیرہواں اڈیشن ہے اور اب الحمدللہ ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ نسخے ہو گئے ہیں۔ الحمدللہ، ثم الحمدللہ۔ کہاں میں اور کہاں یہ افضال الٰہی!

منتظر رہوں گا کہ زاید صاحب کے ترجمہ قرآن کے مصارف سے جلد مطلع فرمائیں۔ اس کی ایک ضرورت یوں بھی ہے کہ پاکستان میں ایک صاحب کو کچھ رقم بھیجنی ہے۔ وہ بھی آپ کو بھیج دوں گا آپ منی آرڈر سے روانہ فرما سکیں گے اور میں بنک کے مصارف دو کی جگہ صرف ایک دفعہ ادا کروں گا اور اس کا ثواب بھی آپ ہی کو ملے گا[۲]۔

مختلف ملکوں میں مقامی مطبوعات کی سالانہ فہرستیں چھپتی ہیں۔ کیا پاکستان میں بھی اس کا بندوبست ہوا ہے؟

قومی زبان (کراچی) جنوری ۱۹۸۴ء صفحہ ۹۴ کے مطابق المعارف لاہور مارچ ۱۹۸۳ء میں ضیاء الدین لاہوری کے مضمون ''فورٹ ولیم کالج کا ترجمہ قرآن مجید'' کا ذکر ہے۔ اس میں کیا لکھا ہے؟

اگر مترجم کا نام اور ترجمے کی زبان اور تاریخ تالیف کا ذکر ہو تو زحمت ہوگی اگر بغیر کسی عجلت کے کسی آئندہ نوازش نامے میں ذکر فرما سکیں(۳)۔ **جزاکم اللہ فی الدارین خیرا.**

خدا کرے اہل و عیال سب خیر و عافیت سے ہوں۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

۱۔ خط نمبر ۵۱ میں دریافت طلب ''جاپان میں اسلام'' سے متعلق کسی کتاب یا ببلیوگرافی کا ذکر کیا تھا، اس کی طرف اشارہ ہے۔

۲۔ ڈاکٹر صاحب کو جو زاید کے ترجمہ قرآن کا نسخہ بھیجا تھا، اس کا ہدیہ دینے میں شدید خواہش مند تھے، میں نے اس خدمت کو شرف سمجھتے ہوئے یہ ہدیہ قبول نہیں کیا تھا۔ آپ نے پھر لکھا تو الامر فوق الادب کے تحت میں نے ڈاک خرچ کے پانچ روپے بھیجنے کی درخواست کی تھی کیونکہ ترجمہ قرآن کا یہ نسخہ ہمیں لیبیا سفارت خانے سے ہدیۃً ملا تھا۔

۳۔ ڈاکٹر صاحب کو بتا دیا گیا تھا، فورت ولیم کالج والے ترجمۂ قرآن میں ایک نہیں زیادہ حضرات نے حصہ لیا تھا جن میں بہادر علی حسینی، مولوی فضل اللہ، کاظم علی جوان، بہت نمایاں تھے۔

[54]

۱۹ رجب ۱۴۰۴ھ

محترم و مکرم کثراللہ فینا امثالکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ، عنایت نامہ ملا اور کہہ نہیں سکتا کتنا ممنون و مسرور ہوا۔ فورٹ ولیم (فرنگیوں) کے ترجمہ قرآن کی کوشش سے بڑی عبرت ہوئی۔ ہم تو آج بھی اس معیارِ سیاست پرنہیں پہنچ سکے ہیں۔

آپ سے نرم بھی، گرم بھی لڑ کر دیکھا۔ ہار مانتا ہوں۔ خدا آپ کو جزائے خیر دے۔ خدا کرے مرسلہ نسخہ قرآن دیر سویر حفاظت سے مل جائے۔ ڈاک پر ڈاکہ اب یہاں بھی شاذ نہیں معتاد ہو چلا ہے۔ خدا ہدایت دے۔

عبداللہ یوسف علی صاحب مرحوم کی تاریخ وفات کی اطلاع پر دلی شکریہ۔ میں نے اپنے ترجمہ قرآن مجید کے مقدمے میں فرنگی تراجم کی جو فہرست دی ہے، اس میں اب مترجم کی ولادت و وفات بھی حتی الامکاں دے رہا ہوں۔ (۱۳) واں اڈیشن فرانسیسی میں آج کل واشنگٹن میں بعض نامعلوم کرم فرما چھاپ رہے ہیں۔ اس میں اضافے کا اب وقت نہیں رہا، بہرحال آپ کا دلی شکریہ۔

یاد نہیں آپ سے پوچھا تھا یا کسی اور سے، فرنگی ملکوں میں، اور اب خود ہندوستان میں مطبوعاتِ ملک کی سالانہ فہرست چھپتی ہے۔ معلوم نہیں پاکستان میں اس کا آغاز ہوا یا نہیں۔ جدید تراجم قرآن کی تلاش میں اس سے مدد مل جاتی ہے۔ اگر وہاں تاحال نہیں ہے تو آپ سفارش کر سکتے ہیں[1]۔ (ترکی میں بھی ہے)۔

اطمینان ہوا کہ صلاۃ کا ترجمہ دین و آئین (سورہ ہود میں) آپ کی رائے نامناسب نہیں ہے۔ والحمدللہ۔ خدا آپ اور اہل و عیال کو خیر و عافیت سے رکھے، بچے کو مبارکباد۔

طالب دعا

محمد حمید اللہ

۱۔ آپ کا مقصود National Bibliography ہے، جو پاکستان میں ۱۹۶۳ء سے چھپ رہی ہے۔

[55]

۲ شعبان ۱۴۰۴ھ

محترم و مکرم زاد مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ، آج صبح کی ڈاک میں محمد زاید صاحب کا ترجمہ قرآن مجید پہنچ گیا۔ خدا آپ سب کو جزائے خیر دے۔ سرسری نظر میں یہ معلوم ہوا کہ پکتھال وغیرہ کی چوری ہے اور مقصد تجارتی، کوئی علمی قیمت نظر نہ آئی۔ خیر دنیا کی غرض ہی سے سہی کم از کم قرآن مجید کو ایک آدھ بار پڑھ لیا ہوگا۔

ایک زحمت دیتا ہوں اگر ممکن ہو، مالایطاق نہ ہو: آپ کے سرکولیشن منیجر صاحب سے ٹیلیفون پر فرما دیجئے کہ آج رسالہ دراسات کے عربی اڈیشن کے دو نمبر جو ایک ہی بستے میں بھیجے تھے پہنچ گئے۔ چند دن قبل انگریزی اڈیشن[1] بھی آیا تھا اور حسب طلب اس کی رسید بھیجی تھی۔ دلی شکریہ۔

خدا کرے آپ سب وہاں خیر و عافیت سے ہوں۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

۱۔ ادارہ تحقیقات اسلامی کے تینوں رسالے بالذات اور مختلف مضامین کے حامل ہوتے ہیں، یہ آپس میں ایک دوسرے کا اڈیشن نہیں ہیں۔

[56]

۱۹ شعبان ۱۴۰۴ھ

محترم و مکرم زاد مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ، عنایت نامہ ملا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ افسوس تو ہوا لیکن حیرت نہیں کہ میں نے ''تقریباً ڈیڑھ صفحوں'' میں لکھا ہے۔ آپ کا استنباط بالکل صحیح ہے۔ ''ڈیڑھ سو'' مقصود تھا۔

میں نے جرمنی کو لکھ دیا ہے کہ وہ راست آپ سے خط و کتابت کریں تا کہ وقت بچے۔ میرے توسط سے کہانی لمبی ہو جاتی ہے۔ وہ کیا فیصلہ کریں گے، میں نہیں جانتا۔ میں نے انہیں لکھا ہے کہ وہ آپ کو انگریزی نسخہ بھیجیں تو بہتر ہے۔ مجھے عرب مترجموں پر ذرا کم ہی اعتماد ہے۔ خدا میری بدگمانی کو معاف کرے(۱)۔

خدا ہمارے نئے ننھے بھائی کو سعادت اور عمر عطا فرمائے تا کہ وہ آئندہ صدی کا مجدّد بن سکے۔ خدا آپ سب کو بھی صحت و عافیت سے رکھے۔ آپ کی کرم فرمائیوں سے میں سر اٹھا نہیں سکتا۔

کوربین نے سعدی کے یہ اشعار نقل کئے ہیں:

If the sword of your anger puts me to death
My soul will find comport in it
If you impose the cup of poison upon me
My spirit will drink the cup
When on the day of resurection
I rise from the dust of my tomb
The performance of you love
Will still impregnate the garment of my soul
For ever though you informed me your love
You have give me vision of you
Which has been the confident of my hidden secret.

کیا یہ بوستان میں ہے؟ میری بھتیجی مجھ سے ان کی فارسی اصل مانگ رہی ہے۔ کرم ہای تو کرد ما را گستاخ۔

حفظکم اللہ وعافاکم۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

ا۔ کسی کتاب کا ترجمہ طلب کیا تھا، اس وقت یاد نہیں۔

[57]

۸ شعبان ۱۴۰۴ھ

محترمی زاد مجدکم وفیضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ، کوشش کرتا ہوں کہ آپ کو زحمت نہ دوں لیکن مشیۃ اللہ غالبۃ ! معاف فرمائیں۔ آج سہ پہر ایک الجزائری بھائی مجھ سے ملنے آئے۔ انہوں نے جرمنی میں ایک دارالاشاعت قائم کر رکھا ہے۔ بظاہر نیک نیت معلوم ہوتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ یہودی النسل کمیونسٹ روژر گارودی نے حال میں پاریس میں اسلام قبول کیا ہے اور یہودیوں کے عزائم کے خلاف ایک کتاب شائع کی ہے (تقریباً ڈیڑھ سو صفحوں میں) جو یہاں بازار سے تقریباً غائب ہو گئی ہے۔ مذکور ناشر ڈاکٹر عبدالقادر صحراوی اس کا اُردو ترجمہ کرانا اور چھپوانا چاہتے ہیں۔

ا۔ کیا یہ کتاب اُردو میں آ چکی ہے؟

۲۔ کیا اس کا کوئی موزوں صاحب، معاوضہ لے کر، اردو ترجمہ جلد کرنے [کے لئے] ملیں گے؟ چاہے انگریزی سے یا عربی سے یا فرانسسی سے[1]۔ اُمید کہ مکان میں سب خیر و عافیت ہوگی، بہ افضال الٰہی۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

ا۔ اس کتاب کا ترجمہ انگریزی میں بھی ہوا تھا مگر عنوان کا پتہ نہیں چل سکا۔

[58]

۲۰ رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ

مخدوم و محترم زاد فیضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ان شاء اللہ آپ خیر و عافیت سے ہوں گے۔ رمضان مبارک، عید مبارک۔

دوستوں کو زحمت دیا کرنا، مقتضائے طبعتش اینست! بے بس ہوں اور صاحب الغرض مجنون۔

آج کراچی کے قومی زبان کا شمارہ اپریل آیا ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ المعارف، لاہور مورخہ اگست ۱۹۸۳ء میں کلیم اختر صاحب نے قرآن حکیم کے کشمیری تراجم پر(ص ۳) پر ایک مضمون لکھا ہے کیا اس [کے] مندرجات سے کسی فرصت میں مجھے آگاہ فرما سکیں گے؟ ممنون اور شکرگزار ہوں گا۔

میرے ہاں کے حقیر ذخیرے میں ایک ترجمہ سورہ فاتحہ کوہستانی زبان میں بھی ہے۔ کیا یہ کوئی خاص زبان ہے، یا کسی اور زبان [کا] ہی دوسرا نام ہے؟۔

کسی کار لائقہ سے یاد فرمائیں شاد فرمائی ہوگی۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

[59]

۱۹ شوال ۱۴۰۴ھ

مخدوم و محترم زاد فیضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ، جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ مضمون کا دلی شکریہ!

خدا کرے آپ اور اہل و عیال سب صحت و عافیت سے ہوں۔ آج ہی ناشر کے پاس سے اطلاع آئی ہے کہ میری تالیف Six originaux des lettres du Prophite کی کمپوزنگ شروع ہوگئی ہے۔ اس کا پہلا حصہ عربی خط کی تاریخ پر ہے۔ پھر ہر ہر اصل مکتوب مبارک پر بحث ہے۔ ان شاء اللہ گزرانونگا(۱)۔

پیری و صد عیب مگر الحمدللہ علی کل حال۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

ا۔ اس کتاب کا ایک نسخہ یقیناً ڈاکٹر صاحب نے چھپنے پر مجھے ارسال کیا تھا، مگر مجھے نہیں ملا، وہ ڈاک کی نذر ہو گیا تھا۔

[60]

۱۸/۱۰/اکتوبر ۱۹۸۴ء

محترم و مکرم زاد مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ، عنایت نامہ ملا۔ ممنون ہوا۔

اتفاق سے پرسوں یہاں بھی ایک عراقی عیسائی خاتون کے ہاں تفسیر رازی مل گئی اور تلاش میں مجھے بھی وہی معلوم ہوا جو آپ کو۔ معلوم نہیں سرسید نے کس ماخذ سے لکھا ہے[1]۔ واللہ المستعان۔ آپ زحمت نہ فرمائیں، میں شرمندہ ہوں۔

جن صاحب نے کاروی کی کتاب کے ترجمے کے متعلق دریافت کیا تھا، آپ کے جواب کے بعد انہوں نے پھر کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے آپ کو زحمت دی تھی، معافی کا خواستگار ہوں۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

ا۔ اس سے پہلے والے کسی خط میں (جو میرے کاغذات میں کہیں گم ہے) سورہ کہف میں حضرت عبادہ بن الصامت سے متعلق ایک واقعہ کا ذکر سرسیّد احمد خان نے اپنی کسی تالیف میں کیا ہے، اس کے دیئے ہوئے حوالے کی تحقیق کی خاطر مجھے لکھا گیا جس کا جواب میں نے اپنے خط محررہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۸۴ء میں یوں دیا ہے: ''سورہ کہف سے متعلق جس واقعہ کے بارے میں آپ نے مفاتیح الغیب سے حوالہ تلاش کرنے کے لئے فرمایا تھا اس ضمن میں عرض ہے کہ یہ حصہ تفسیر ہمارے ہاں موجود مفاتیح الغیب کی پانچویں جلد میں ہے۔ میں نے تمام سورہ کی تفسیر پر نظر دوڑائی ہے مگر وہ واقعہ جو حضرت عبادہ بن الصامت کی زبانی ہے، کہیں نظر نہیں آیا۔ غالباً یہ واقعہ سرسیّد احمد خان نے اگر مفاتیح الغیب سے ہی لیا ہے تو کسی اور حصے سے لیا ہے، یا پھر کسی اور کتاب سے''۔

[61]

۲ صفر ۱۴۰۵ھ

محترم و مکرم زاد لطفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ہفتہ بھر ہوا کرم نامہ ملا اور باعث تشکر ہوا تھا۔ اس اثناء میں میرے عریضے بھی آپ کو مل گئے ہوں گے۔ ڈاک ہے کہ کچھ پوچھئے نہیں اور آپ کی کرم فرمائیاں ہیں کہ بے انتہا۔ حفظکم اللہ وعافاکم۔ میں نے آپ کی ''غیبت'' غازی صاحب سے اس لئے کی تھی کہ آپ کا سکوت غیر عادی سا تھا[۱]۔

حضرت عبادہ بن الصامت کی روایت نہ معلوم سرسید نے کہاں سے لکھی، تلاش جاری ہے۔ اسے جو علمی اہمیت ہے وہ ہویدا ہے۔ وہ سفارت میں ایک رکن تھے اور سفر کے حالات اوروں سے سنے سنائے نہیں، بلکہ آپ بیتی کے طور بیان کر رہے ہیں۔ کسی دن کتب خانہ جا کر مسند احمد بن حنبل میں باب عبادہ بن الصامتؓ میں تلاش کروں گا۔ شاید وہاں ہو اس روایت کے اچھے واقف مصطفیٰ اعظمی صاحب ہیں مگر انہیں جواب کی فرصت نہیں ہوتی، اس لئے ان کو تکلیف دینی نہیں چاہتا۔

آپ کو یہ سن کر مسرت ہوگی کہ ایک انگریز مستشرق مرحوم پکتھال صاحب کی سوانح عمری لکھ رہا ہے تاکہ مرحوم کی وفات کی پچاس سالہ سالگرے کے موقع پر اسے شائع کرے۔ مجھے جو شخصی معلومات تھے دئے۔ شاید آپ کے ہاں بھی کچھ معلومات ہوں[۲]۔

خدا کرے اہل و عیال سب خیر و عافیت سے ہوں۔

خادم
محمد حمید اللہ

۱۔ حوالہ جات کی تلاش میں کچھ وقت لگ گیا تھا، جس کی وجہ سے جواب میں دیری ہوئی تو ڈاکٹر صاحب نے میرے اس سکوت کا ذکر جناب محمود احمد غازی صاحب سے بھی کیا تھا۔

۲۔ ہمارے ہاں مرحوم پکتھال سے متعلق جو معلومات تھیں، وہ بھیج دی گئی تھیں۔

[62]

۲۰ مارچ [۲۶ جمادی الأخرہ] ۱۴۰۵ھ

مخدوم و محترم زاد مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ کا ۹ مارچ کا عنایت نامہ پہنچا۔ ممنون بھی ہوا اور شرمندہ بھی

کہ آپ کو زحمت دی۔ میرا گمان تھا کہ مطلوبہ رسالہ آپ کے ہاں آتا ہو [گا]۔ اب مزید زحمت نہ فرمائیں۔ اسے قطعاً کوئی اہمیت نہیں ہے(۱)۔

غالباً آپ جامعہ میں بھی کتب خانے کے ناظم ہیں۔ خدا آپ کو برکت دے اور آپ کا فیض بھی روز افزوں ہو۔

اگر پاکستان میں اُردو، انگریزی یا دیگر زبانوں میں قرآن مجید کے نئے ترجمے چھپیں تو ان شاء اللہ اس خادم کو آپ یاد رکھیں گے۔

خدا کرے آپ اور اہل و عیال سب خیر و عافیت سے ہوں۔

خادم

محمد حمید اللہ

۱۔ میرے ہاں ڈاکٹر صاحب کے اب غیر موجود خط میں کسی مجلّے سے کچھ معلومات طلب کی تھیں، مگر اس ضمن میں مقصود نہ پا کر ڈاکٹر صاحب نے یہ خط تحریر کیا تھا۔

[63]

۱۲ محرم ۱۴۰۹ھ

مخدوم و محترم زاد مجدکم

سلام مسنون ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ خیر و عافیت کا طالب۔ خدا صدر ضیاء الحق صاحب اور ہمراہیوں کو بخشے۔ سخت صدمہ رہا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کا ۲۴/اپریل ۱۹۸۸ء کا کرم نامہ ملا تھا۔ میں نے اس کی فوراً رسید بھی گزرانی تھی۔ اب تک انتظار کرتا رہا کہ ایسا فرمودہ تحفہ (اُردو تراجم قرآن) (۱) آئے تو مستفید ہوں۔ اب مجبوراً عرض کرتا ہوں کہ اس پر ڈاک میں ڈاکہ پڑا ہے۔

آپ الحمدللہ اپنے فن کے ماہر ہیں اور میں مبتدی بھی نہیں کہ آپ کی زیر تالیف معجم المطبوعات العربیہ فی شبہ القارۃ، کے متعلق آپ کو مشورہ دوں یا دے سکوں۔ بارک اللہ فی مساعیکم ۔ [مولف تو مذکورہ مقام پر ہو لیکن کتاب چھپوائی ہو مصر میں، اس کا کیا حشر ہوگا؟] ۔

آج آپ کو ایک زحمت دیتا ہوں۔ ممکن ہو تو مدد فرمائیں۔ آپ کے ہاں کا رسالہ Islamic Studies جلد ۲۶، نمبر ۴ ابھی ابھی آیا ہے۔ اس میں صفحہ ۳۷۴ پر Nazeer A. Siddiqui,

Mohammad SAW the Last Messeger کراچی ۱۹۸۴ء، کی تنقید کرتے ہوئے حسن قاسم مراد صاحب لکھتے ہیں کہ کتاب مذکور پر میں نے پیش لفظ لکھا ہے۔ مجھے بالکل یاد نہیں کہ میں نے ایسی کوئی چیز لکھی ہو۔ اور یہ بھی یاد نہیں کہ اس کا کوئی نسخہ مجھے بھیجا گیا ہو۔ کیا یہ ممکن ہے کہ مذکورہ پیش لفظ کی آپ مجھے ایک فوٹو کاپی روانہ فرما سکیں، ممنون اور شکرگزار ہوں گا[۱]۔

ایک مزید زحمت یہ دینی ہے کہ کچھ عرصہ قبل مجھے اردو ''فکر و نظر'' کی طرف سے ایک خط آیا تھا کہ اس میں کسی صاحب نے میری کتاب خطبات بہاولپور کے ایک جزء (حضرت ام ورقہؓ کی مسجد میں امامت) پر اعتراض کیا ہے اور مجھ سے جواب مانگا تھا کہ اصل کے ساتھ یہ جواب بہ یک وقت چھاپے جائیں۔ کیا فکر و نظر شائع ہو رہا ہے؟ کیا وہ نمبر نکل چکا ہے جس میں مذکورہ مضمون ہوں[۲]؟

ان شاء اللہ آپ کے اہل و عیال اور عزیز بچے خیر و عافیت سے ہوں گے۔ کار لائقہ کی یاد سے شاد فرمائیں۔ الحمدللہ میرے فرانسیسی ترجمہ قرآن مجید کا پندرھواں اڈیشن آج کل مطبع میں ہے اور اس دفعہ ناشر ایک لاکھ نسخے نکالنا چاہتا ہے۔ بارک اللہ فیہ والحمدللہ علی احسانہ۔

نیاز مند

محمد حمید اللہ

(ا) کچھ عرصہ قبل میں اسپین گیا تھا۔ مطبوعہ گائڈ میں لکھا تھا: ''اسپین کی ڈاک بہت عمدہ ہے لیکن کوئی بھی اہم چیز ہو تو اسے رجسٹر ڈاک سے بھیجیں''۔ یہ دو ٹانگوں والا جانور بدلتا نہیں!۔

۱۔ میں نے اس کتاب کے پیش لفظ کا فوٹو ڈاکٹر صاحب کو بھیجا تھا جس پر ڈاکٹر صاحب کو اس غلط انتساب پر سخت صدمہ ہوا تھا۔

۲۔ اس ضمن میں جواب دیا گیا ہے۔

[64]

یکم صفر ۱۴۰۹ھ

محترم و مکرم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ، کل شام کی ڈاک میں ''قرآن کریم کے اُردو تراجم'' نام کی کتاب ملی۔ ممنون بھی ہوا اور متاسف بھی کہ آپ کو دو دو مرتبہ کتاب بھیجنی پڑی۔ جزاکم اللہ فی الدارین خیرا۔

اس پر کچھ لکھنے کو تو وقت لگے گا۔ سرسری ورق گردانی پر دیکھا کہ صفحہ ۱۶ پر آپ نے ۱۴۰۷ھ میں پندرھویں صدی کو (۹۳ سال قبل از وقت) ختم فرما دیا ہے۔ پندرھویں صدی ۱۴۰۱ھ میں شروع ہوئی ہے[۱]۔

آپ نے ایک ہی کتاب کی مختلف جلدوں پر نمبر کو بدل دیا ہے۔ مجھے اس طرح ''تعداد بڑھانے'' سے بہ ادب عدم اتفاق ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ آپ میری ''القرآن فی کل لسان'' کے صرف نام سے واقف ہیں۔ اسے کبھی دیکھا نہیں ماخذ و مراجع میں اس کا ذکر نہیں ہے۔ اپنے ذاتی نسخے کی دوچار دن میں فوٹو کاپیاں نکلوا کر ان شاء اللہ خدمت میں گزارنتا ہوں[۲]۔

نذیر صدیقی صاحب کی کتاب کے اوراق بھی ملے، ممنون ہوا۔ مجھے ۹ء۹۹ فیصد یقین ہے کہ یہ فرضی چیز ہے۔ کیا آپ ان سے واقف ہیں۔ ان کا پتہ کیا ہوگا؟ اس کو بے نقاب کرنے سے قبل اطمینان کر لینا چاہتا ہوں۔ عمر رسیدگی کے باعث بھلکڑ ضرور ہو گیا ہوں لیکن نہ اتنا کہ اپنے آپ کو بھی نہ پہچان سکوں۔ **واللہ أعلم وھو الھادی الیٰ الرشاد.**

آپ کی قدردانی کی خبر سے حقیقی دلی مسرت ہوئی، خاص کر اس لئے کہ وہ مصر سے ہوئی ہے[۳]۔

افسوس ہے کہ قاضی خاں کی ادب المفتی سے میں بالکل واقف نہیں۔ آپ کی اشاعت پر ان شاء اللہ مستفید ہوں گا۔ موضوع سے مجھے بڑی دلچسپی ہے[۴]۔

قصور معاف: واقعہ (ہ سے) اور موقع (بغیر ہ کے) ہونا چاہئے، نہ کہ موقعہ۔

عجلت میں ہوں۔ کسی سوال کا جواب چھوٹ گیا ہو تو قصور معاف کرتے ہوئے مکرر تحریر فرما دیں۔

حفظکم اللہ وعافاکم۔

نیاز مند
محمد حمید اللہ

۱۔ میری کتاب قرآن کریم کے اردو تراجم، مطبوعہ مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد ۱۹۸۷ء کے مقدمہ (ص ۱۶) میں غلطی سے

چودھویں صدی ہجری کی بجائے پندرھویں چھپ گیا تھا۔

۲۔ آپ نے ''القرآن فی کل لسان'' کا ایک فوٹو سٹیٹ نسخہ مجھے ارسال کر دیا تھا۔

۳۔ میری تحقیق کردہ کتاب ''خلق الانسان فی اللغۃ'' تالیف الحسن بن احمد بن عبدالرحمٰن جو معہد المخطوطات العربیۃ (تب الکویت) سے چھپی، ۱۹۸۶ء میں چھپی تھی، اسے مجمع اللغۃ العربیۃ، القاھرۃ کی طرف سے سال کی بہترین تحقیق کا انعام دیا گیا تھا، جس کی اطلاع ڈاکٹر صاحب کو میں نے دی تو بہت خوش ہوئے۔

۴۔ اس سے مقصود ہے میری تحقیق کردہ کتاب ''الفقہ النافع تالیف ابی القاسم محمد بن یوسف السمرقندی، جسے ادارہ تحقیقات اسلامی نے سن ۱۹۹۶ء میں شائع کیا ہے۔